کنز المدارس بورڈ کہ نصاب میں شاملِ کتاب تعلیمات قرآن حصہ 5 کہ مکمل کتاب کہ حل شدہ سوالات وجوابات

تعلیمات قرآن حصہ پنجم

بفیضان نظر

مدرس : استاد محترم حضرت علامہ محمد قاسم خان عطاری المدنی

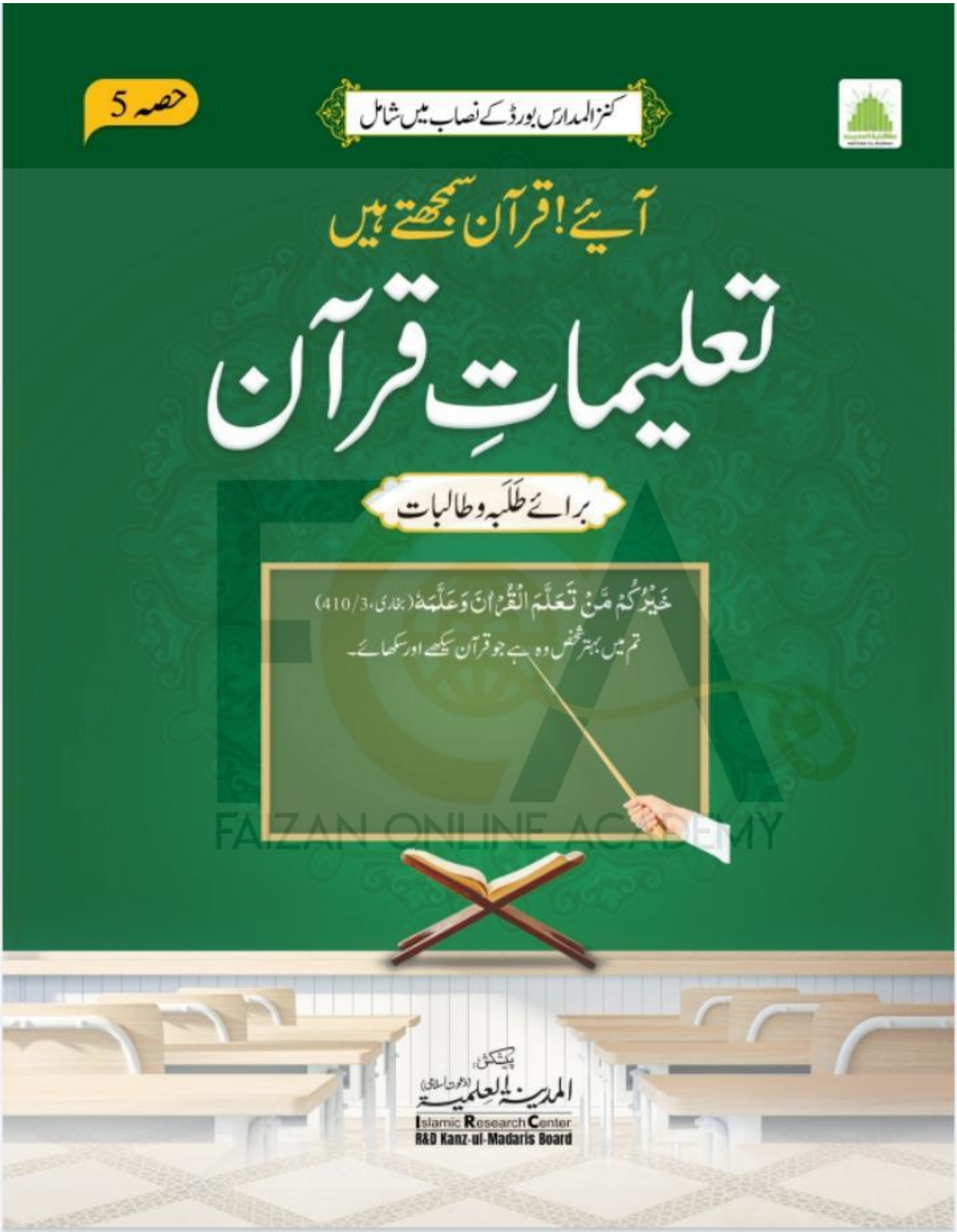
متعلم و کمپوزر: محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ (گھوٹکی)

الحمد للہ تعلیمات قرآن کے حصہ 4,5,6,7 کہ مکمل کتاب کہ سوالات کہ جوابات تیار کیے گئے ہیں کسی کو ضرورت ہو تو پرسنل پر رابطہ کر کہ حاصل کر سکتا ہے

شعبہ : جامعۃ المدینہ آن لائن بوائز (فیضان آن لائن اکیڈمی)

رابطہ نمبر : 03136972587

==



حصہ 5
کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں شامل
آیئے! قرآن سمجھتے ہیں
تعلیماتِ قرآن
برائے طَلَبہ و طالبات
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری،3/410)
تم میں بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔
FAIZAN ONLINE ACADEMY
پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center
R&D Kanz-ul-Madaris Board

فہرست

{سورۃ سبا}

سوال: "سبا" سے کیا مراد ہے اور اس سورت کو یہ نام کیوں دیا گیا ؟

جواب: اس سورت میں قوم سبا کا واقعہ بیان ہوا ہے اس مناسبت سے اسے " سورۃ سبا کہتے ہیں۔

سوال: سورۃ سبا کہ کچھ مضامین تحریر کریں ؟

جواب: اللہ پاک کی حمد و ثنا اور عظمت کا بیان،قیامت ضرور آئے گی اگر چہ کافر نہ مانیں۔اللہ پاک مردوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام جب اللہ کا ذکر کرتے تو پتھر چٹانیں، پرندے اور تمام چیزیں ان کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی جنوں اور ہوا پر حکومت کا بیان۔ حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کی آل پر اللہ پاک کے فضل کا بیان۔

سوال : قوم سبا پر عذاب کیوں نازل کیا گیا ؟

جواب: سبا والوں نے اس نعمت کی شکر گزاری سے منہ پھیرا اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کی اس وجہ سے ان پر عذاب نازل کیا گیا ۔(حضرت وہب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف 13 نبی بھیجے جنہوں نے اُن کو حق کی دعوتیں دیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد دلائیں اور اس کے عذاب سے ڈرایا ،لیکن وہ ایمان نہ لائے اور اُنھوں نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلادیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم پر خدا کی کوئی نعمت ہے۔ تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کہہ دو کہ اس سے ہوسکے تو وہ ان نعمتوں کو روک لے)۔

سوال : جنات حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے کیا کیا چیزیں بناتے تھے ؟

جواب: جنات حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتے تھے ۔ان میں سے چند چیزیں یہ ہیں :

(1)... اونچے اونچے محل ،عالی شان عمارتیں ، مسجدیں اور انہیں میں سے بیت المقدس بھی ہے۔

(2)... تانبے ،بلور اورپتھر وغیرہ سے درندوں اور پرندوں وغیرہ کی تصویریں ۔یاد رہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا۔

(3)... بڑے بڑے حوضوں کے برابر کھانے کے پیالے۔ یہ پیالے اتنے بڑے ہوتے تھے کہ ایک پیالے میں ایک ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے۔

(4)... ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں ۔یہ دیگیں اپنے پایوں پر قائم تھیں اور بہت بڑی تھیں حتّٰی کہ اپنی جگہ سے ہٹائی نہیں جاسکتی تھیں ،لوگ سیڑھیاں لگا کر ان پر چڑھتے تھے اوریہ یمن میں تھیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرمایا ''اے داؤد کی آل! تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے ان نعمتوں کا شکر ادا کرو جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہیں اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔

سوال: حضرت داؤد علیہ السلام کو کس صنعت (کاریگری) کا علم عطا فرمایا گیا؟

جواب:اللہ پاک نے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے لوہا نرم کرکے اُن سے فرمایا'' کشادہ زِرہیں بناؤ(جنگی لباس) اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھو کہ اس کے حلقے ایک جیسے اور مُتَوَسَّط ہوں ، بہت تنگ یا کشادہ نہ ہوں.

سوال: کون کون سی چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قابو میں دی گئیں تھیں ؟

جواب:ہوا کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قابو میں دے دیا۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا صبح کا چلناایک مہینے کی راہ اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ کے برابرہوتا تھا،اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے تانبے کو پگھلا دیا، اللہ تعالیٰ نے جِنّا ت کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قابو میں دے دیااور انہیں حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے احکام کی پیروی کرنے کا حکم دیا

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک شخص کو خودداری کا عملی سبق سکھانے پر واقعہ لکھیے؟

جواب: حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں : ایک انصاری نے حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ اَقدس میں حاضرہو کر سوال کیا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ اس نے عرض کی:جی ہے اور وہ ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں ۔ ارشاد فرمایا'' دونوں چیزوں کو میرے حضورحاضر کرو۔انہوں نے حاضر کر دیں تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں اپنے دست ِمبارک میں لے کر ارشاد فرمایا'' انہیں کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں ۔ ارشاد فرمایا'' ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ یہ بات دو یا تین بار فرما ئی تو کسی اور صاحب نے عرض کی: میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں ۔ انہیں یہ دونوں چیزیں دے دیں اور

درہم لے لیے اور انصاری کو دونوں درہم دے کر ارشاد فرمایا'' ایک کا غلہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ لے کرحاضر ہوئے تو حضورِ انور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دستِ مبارک سے اُس میں دستہ ڈالا اور فرمایا'' جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے،پندرہ دن بعد حاضر ہوئے تو اُن کے پاس دس درہم تھے، چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا غلہ۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا'' یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا بن کر آتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ فاطر}

سوال: سورۃ فاطر کہ کتنے اور کون کون سے نام ہیں ؟

جواب: اس سورت کے دو نام ہیں: فاطر اور ملائکہ ، یہ دونوں الفاظ پہلی آیت میں مذکور ہیں، فاطر کا معنی ہے بنانے والا اور ملائکہ کا معنی ہے فرشتے۔

سوال: سورۃ فاطر کا مرکزی مضمون بیان کریں ؟

جواب: اس سورت میں اللہ پاک کو ایک ماننے کی دعوت دی گئی ہے ، اس کے واحد و موجود ہونے اور مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے کے دلائل دیئے گئے ہیں.

سوال : کیا اللہ پاک نے فرشتوں کے اڑنے کے لیے پر بنائے ہیں ؟

جواب: جی ہاں فرشتوں کہ دو دو، تین تین، چار چار پر ہیں ۔

سوال : کیا انسان کے بنائے ہوئے بت کسی نفع و نقصان کے مالک ہو سکتے ہیں ؟

جواب: جی نہیں اللہ تعالیٰ کی بجائے جن بتوں کو کفار پوجتے ہیں، ان کی بے بسی کا حال یہ ہے کہ وہ کھجور کے چھلکے کی مقدار بھی تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتے ۔

سوال : آیت 27 اور 28 میں قدرت الہی کی کن نشانیوں کا بیان ہے ؟

جواب: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں : (1) آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا تم نے اس بات پر غور نہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش نازل فرمائی اور اُس نے اس پانی سے زمین میں درختوں کو سیراب کیا ،پھر اس نے انہی درختوں سے مختلف رنگوں والے بے شمار پھل نکالے ، ان میں سے کسی کا رنگ سبز ہے، کسی کا سرخ ، کسی کا سیاہ اور کسی کا زرد اور جس طرح ان کے رنگ مختلف ہیں اسی طرح ان پھلوں کی اَجناس بھی مختلف ہیں جیسے انار، سیب ،انجیر،انگور اورکھجوروغیرہ اور ان میں سے ہر پھل کی مختلف اَقسام ہیں ،یونہی ان پھلوں کا ذائقہ، مہک، خصوصیات اور اَثرات بھی ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں حالانکہ پانی بھی ایک ہے اور زمین بھی ایک ،اس یکسانیّت کے باوجود یہ نیرَنگی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی کیسی بڑی نشانی ہے۔اسی طرح پہاڑوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے

جلوے دکھائی دیتے ہیں کہ سب اگرچہ مٹی یاپتھر کے ہیں لیکن ان میں بھی اِنفرادِیّت ہے ، پہاڑوں میں کہیں سفید اور کہیں سرخ رنگ والے پتھر کے راستے ہیں اور یہ رنگ بھی مختلف ہیں کہ کوئی ہلکااورکوئی گہرا ہے جبکہ کچھ پہاڑ بہت ہی گہرے کالے ہیں ۔(2)..جس طرح پھلوں اور پہاڑوں کے مختلف رنگ ہیں اسی طرح آدمیوں ، جانوروں اورچوپایوں کے بھی مختلف رنگ ہیں کہ ان میں سے کسی کا رنگ سرخ اور کسی کا سفید اور کسی کا سیاہ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے صانع اور مختار ہونے کی دلیل ہیں ۔

سوال : آیت 32 کی روشنی میں بتائیے کہ بندوں کے کتنے اور کون کون سے درجے ہیں ؟

جواب: حضور پُر نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت کے لوگوں کے تین مَدارِج اور مَراتِب بیان کئے گئے ہیں (1)کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔(2) کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے ۔(3) کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔

سوال : جب کافروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ کیا فریاد کریں گے اور انہیں کیا جواب دیا جائے گا؟

جواب:کفارجہنم میں چیختے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب!ہمیں جہنم سے نکال دے اور دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم کفر کی بجائے ایمان لائیں اور مَعْصِیَت و نافرمانی کی بجائے تیری اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔اس پر اُنہیں جواب دیا جائے گا’’ کیا ہم نے تمہیں دنیا میں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا اور تمہارے پاس ڈر سنانے والے یعنی رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تھے لیکن تم نے اس رسولِ محترم کی دعوت قبول نہ کی اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری بجا نہ لائے تو اب عذاب کا مزہ چکھو،پس ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں جو ان سے عذاب کو دور کر کے ان کی مدد کر سکے۔

سوال: قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے آداب بیان کیجئے؟

جواب: (1).با وضو ہو کر،قبلہ رو ہو کر ،مؤدب ہو کر اور عجز و انکساری کے ساتھ بیٹھے۔(2)آہستہ پڑھے اور ا س کے معانی میں غورو فکر کرے ،تلاوت قرآن کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لے۔(3)دوران تلاوت رونا بھی چاہئے اور اگر رونا نہ آئے رونے جیسی شکل بنا لے ۔(4)ہر آیت کی تلاوت کا حق بجالائے۔(5)جہاں تک ممکن ہو قرآنِ پاک کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔

{سورۃ یٰس}

سوال: سورۃ یٰس کو یٰس کہنے کی وجہ بیان کریں نیز اس سورت کو اور کیا کہتے ہیں ؟

جواب: اس سورت کی ابتدا میں لفظ "یٰس" ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام "یٰس "رکھا گیا نیز اسے سورۃ معمۃ، دَافِعَۃ اور قاضیہ بھی کہتے ہیں۔

سوال: سورۃ یٰس کا مرکزی مضمون بیان کریں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قرآن پاک کی عظمت اللہ پاک کی قدرت و وحدانیت،پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی صداقت ، نبوت ورسالت اور مردوں کو زندہ کئے جانے کا بیان ہے۔

سوال: سورۃ یٰس کی فضیلت پر احادیث مبارکہ بیان کریں ؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰس ہے اور جس نے سورہ یٰس پڑھی اللہ پاک اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے.(سبحان اللہ)

سوال : آیت 11 کی روشنی میں بتائیے کہ کس کے لیے بخشش اور ثواب کی بشارت ہے ؟

جواب جو قرآنِ مجید کی پیروی کرے اور اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کے غیبی عذاب سے پوشیدہ اور علانیہ ہر حال میں ڈرے اور جس کا یہ حال ہے تو اسے گناہوں کی بخشش اور عزت کے ثواب جنت کی بشارت ہے.

سوال : آیت 12 میں "اِمامِ مُّبِین سے کیا مراد ہے ؟

جواب:اِمامِ مُّبِین سے مراد ایک ظاہر کردینے والی کتاب یعنی (قرآن مجید) ہے۔

سوال : آیت 15 تا17 کی روشنی میں رسولوں اور بستی والوں کے درمیان ہونے والی گفتگو تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے دو رسولوں کو ایک شہر والوں کی طرف مبعوث فرمایا جنہوں نے ان شہر والوں کو توحید و رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی لیکن ان کی دعوت سن کر شہر والوں نے انہیں جھٹلایا،اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک تیسرے رسول کو پہلے دونوں کی مدد کیلئے بھیجا۔اب ان تینوں رسولوں نے قوم سے اِرشاد فرمایا کہ ہم تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں ، لیکن قوم نے اِس بات کو تسلیم کرنے کی بجائے وہی اعتراض کیا جو اکثر و بیشتر امتوں نے اپنے رسولوں پر کیا تھا اور وہ

اعتراض یہ تھا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو، لہذا تم کیسے خدا کے رسول ہوسکتے ہو؟ یعنی اُن کافروں کے اعتقاد کے مطابق رسول انسانوں میں سے نہیں بلکہ فرشتوں میں سے ہونا چاہیے تھا اور یہ چونکہ انسان تھے اس لئے ان کے نزدیک رسول نہیں ہو سکتے تھے ۔ اس کے ساتھ کافروں نے یہ بھی کہا کہ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا یعنی وحی کے نزول کا دعویٰ غلط ہے اور تم جھوٹے ہو جو ہمارے سامنے رسالت کا دعویٰ کررہے ہو۔ اُن رسولوں نے سخت الفاظ کا جواب سختی کے ساتھ دینے کی بجائے بڑے خوبصورت انداز میں جواب دیا کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ یقینا ہم خدا کے رسول ہیں اور مزید یہ بھی جان لو ہماری صرف یہ ذمہ داری ہے کہ تم تک خدا کاپیغام واضح طور پر پہنچادیں ۔ اس کے جواب میں قوم نے کہا کہ ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں ، لہذا تم اپنی اس تبلیغ سے باز آجاؤ ورنہ ہم تمہیں سخت سزا دیں گے اور تمہیں پتھر مار مار کر ہلاک کردیں گے۔اُن رسولوں نے جواب دیا کہ ہمیں منحوس قرار نہ دو کیونکہ تمہاری نحوست تمہارے کفر و ضلالت کی صورت میں تمہارے ساتھ موجود ہے۔ کیا تم لوگ ہمیں اس لئے پتھر مارو گے کہ ہم نے تمہیں صحیح بات سمجھانے کی کوشش کی ہے،اگر یہ بات ہے تو تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

سوال : سورۃ یس میں ذکر کی گئیں اللہ پاک کی قدرت کی چند نشانیاں تحریر کیجئے۔

جواب: دن رات کا آنا جانا، اناج اور پھلوں کا اُگنا، سمندر میں کشتیوں کا چلنا اللہ پاک کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

سوال: شگون پر مختصر نوٹ لکھیئے ؟

جواب: شگون کا معنیٰ ہے "فال لینا" یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وقت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا، اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں۔ 1۔ بُرا شگون لینا، 2۔ اچھا شگون لینا۔

اچھا شگون:اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا ارادہ کیا ہو، اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وقت ہے اگر کلام اچھا ہو، اگر برا ہو تو بدشگونی ہے۔شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایہ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سنے تو اس کی طرف توجّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب سے اپنے کام سے رُکے۔

سوال : بروز قیامت مجرموں کو کون سے عہد یاد دلائے جائیں گے ؟

جواب۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجرموں سے فرمائے گا کہ اے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد! کیا میں نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معرفت تمہیں یہ حکم نہ دیا تھاکہ شیطان تمہیں جو وسوسے دلاتا ہے اور تمہارے لئے اللہ

تعالیٰ کی نافرمانی کو مُزَیَّن کرتا ہے اِس میں تم اُس کی فرمانبرداری نہ کرنا بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور اس کی عداوت بالکل ظاہر ہے اورکیا میں نے یہ حکم نہ دیا تھا کہ صرف میری عبادت کرنا اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا ،یہ ایسی سیدھی راہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی سیدھی راہ نہیں اور بیشک شیطان نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کردیا تو کیا تم میں عقل نہ تھی کہ تم اس کی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور اپنے برے اعمال چھوڑ دیتے تاکہ تم عذاب کے حقدار قرار نہ پاتے۔

سوال: قبروں سے نکلتے وقت کفار کس طرح افسوس کریں گے ؟ آیت 52 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب۔جس وقت مُردوں کو اٹھانے کے لئے دوسری مرتبہ صُورمیں پھونک ماری جائے گی تواسی وقت وہ کفار زندہ ہو کر اپنی قبروں سے نکل آئیں گے اوراپنے حقیقی رب عَزَّوَجَلَّ کے اس مقام کی طرف دوڑتے چلے جائیں گے جوحساب اور جزا کے لئے تیار کیا گیا ہو گااور وہ کہیں گے :ہائے ہماری خرابی! کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگادیا۔حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں : وہ یہ بات اس لئے کہیں گے کہ اللہ تعالی دونوں نَفْخوں کے درمیان ان سے عذاب اٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اوردوسرے نَفخہ کے بعد جب وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اور قیامت کی ہولناکیاں دیکھیں گے تو اس طرح چیخ اُٹھیں گے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اس کے عذاب دیکھیں گے تو اس کے مقابلے میں انہیں قبر کا عذاب آسان معلوم ہو گا ،اس لئے وہ خرابی اور افسوس پکار اُٹھیں گے اور اس وقت کہیں گے :یہ وہ ہے جس کا رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سچ فرمایا تھا،لیکن اس وقت کا اقرار انہیں کچھ نفع نہ دے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ جب کافر کہیں گے : کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگادیا؟تو اس وقت مومنین کہیں گے کہ یہ وہ ہے جس کا رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سچ فرمایا تھا۔

سوال 3 :چوپایوں اور جانوروں کی پیدائش میں آدمی کے لیے مقام شکر ہے۔ آیت 72،73 کی روشنی میں واضح کیجیے۔

جواب:اللہ پاک نے اپنی قدرت سے بنائے ہوئے چوپائے ان کے اور ان کے فائدے کے لئے پیدا کیے اور یہ ہمارے مالک بنانے کی وجہ سے ان چوپایوں کے مالک ہیں اور ان میں تَصرُّف کرتے ہیں کیونکہ چوپایوں کوپیدا کرنے کے بعد اگر ہم مالک نہ بناتے تو یہ ان سے نفع نہیں اٹھا سکتے تھے اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کے لیے مُسَخَّر اور تابع کردیا جس کے نتیجے میں طاقتور اور مضبوط چوپایوں پر سوار ہونا ،سامان لادنا، جہاں چاہے انہیں لے جانا اور ذبح کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں اور ان کے بڑے بڑے منافع یہ ہیں کہ کچھ چوپائے ان کی سواریاں ہیں اور کچھ سے وہ گوشت اور چربی کھاتے ہیں اوران

کے علاوہ بھی چوپایوں میں ان کے لیے کئی طرح کے منافع اور فائدے ہیں جیسا کہ وہ ان کی کھالوں ، بالوں اور اون وغیرہ کوکام میں لاتے ہیں اور پینے کی چیزیں جیسے دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں جیسے دہی وغیرہ حاصل ہوتی ہیں۔

سوال: اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنے کے فضائل تحریر کیجئے۔

جواب: اللہ عَزَّ وَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے والاقابل رشک ہے: حضرت سیدنا سالم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت شفیع اُمت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حسد (یعنی رشک) نہیں مگر فقط دو آدمیوں کے معاملے میں: پہلا وہ شخص جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کے ساتھ قائم رہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات (راہِ خدا میں) خرچ کرتا رہے

قرض دے کرراہِ خدا میں خرچ کیجئے: قرض دینا بھی راہِ خدا میں صدقہ کرنے اور خرچ کرنے جیسا ہے بلکہ قرض کا کئی گناہ اجر دیا جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''شب معراج میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا (زیادہ اَجر رکھتا) ہے۔

مسجد تعمیر کرکے راہِ خدا میں خرچ کیجئے: تعمیر مسجد میں خرچ کی بھی بہت فضیلت ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے لیے مسجد بنائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ الصّٰفّٰت}

سوال: سورۃ صٰفّٰت کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: صٰفّٰت کا معنی ہے صفیں باندھنے والے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں صفیں باندھنے والوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اس کا نام " سورۃ صٰفّٰت رکھا گیا۔

سوال: سورۃ صٰفّٰت کا مرکزی مضمون بیان کریں ؟

جواب: اس سورت میں توحید، وحی، نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو ثابت کیا گیا ہے۔

سوال: سورۃ صٰفّٰت کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے جمعہ کے دن سورۃ یٰس اور سورۃ الصٰفّٰت کی تلاوت کی پھر اس نے اللہ پاک سے کوئی سوال کیا تو اللہ پاک اس کا وہ سوال پورا کر دے گا۔

سوال: آیت 65 کی روشنی میں بتائیے کہ "زقوم" کیا ہے ؟

جواب: بیشک زقوم ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے اور اس کی شاخیں جہنم کے ہر طبقے میں پہنچتی ہیں ، اس کا شگوفہ بد صورتی میں ایسے ہے جیسے شیطانوں کے سرہوں یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر ، سانپوں کے پھَن کی طرح۔

سوال: بتوں کو توڑنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مشرکوں سے کیا فرمایا؟

جواب: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کافروں سے فرمایا: کیا تم ان بتوں کی عبادت کرتے ہوجنہیں تم خود اپنے ہاتھوں سے تراشتے ہو؟ حالانکہ تمہیں اور تمہارے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور جوخالق ہے وہی در حقیقت عبادت کے لائق ہے جبکہ مخلوق کسی طرح بھی عبادت کی مستحق نہیں۔

سوال : حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو قربانی کے بارے میں بتایا تو بیٹے نے کیا کہا؟

جواباس فرزند نے اللہ تعالیٰ کی رضا پر فدا ہونے کا کمالِ شوق سے اظہار کرتے ہوئے فرمایا'' اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیاجارہا ہے۔اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو عنقریب آپ مجھے ذبح پرصبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔

سوال : حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے کس حالت میں باہر تشریف لائے؟

جواب:جب حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا مانگی تواللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر میدان میں ڈال دیا اور مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے آپ ایسے کمزور، دبلے پتلے اور نازک ہوگئے تھے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے،آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسم کی کھال نرم ہوگئی تھی اوربدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ صٓ}

سوال: سورۃ صٓ کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: اس سورت کی ابتداء میں حروف مقطعات میں سے ایک حرف ص ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اسے سورۃ صٓ کہتے ہیں۔

سوال: اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کفار سے ان کے عقائد کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید ، نبوت ورسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے۔

سوال : سورۂ صٓ کے شروع میں اللہ پاک نے کسی چیز کی قسم ذکر فرمائی ہے؟

جواب : سورۂ صٓ کے شروع میں اللہ پاک نے نصیحت کرنے والے قرآن کی قسم کا ذکر فرمایا ہے.

سوال : حضرت داؤد علیہ السلام کو پہاڑوں اور پرندوں کی حکومت کے ساتھ ساتھ اور کیا چیزیں عطا کی گئیں ؟

جواب:حضرت داؤد علیہ السلام کو پہاڑوں اور پرندوں کی حکومت کے ساتھ ساتھ اسے حکمت اور حق و باطل میں فرق کرد ینے والا علم عطا فرمایا تھا۔(اس میں حکمت سے مراد نبوت ہے اوربعض مفسرین نے حکمت سے عدل کرنا مراد لیا ہے جبکہ بعض نے اس سے کتابُ اللہ کا علم ،بعض نے فقہ اور بعض نے سنت مراد لی ہے۔اور قولِ فیصل سے قضا کا علم مراد ہے جو حق و باطل میں فرق وتمیز کردے)

سوال: حضرت سلیمان علیہ السلام نے رب کریم کی بار گاہ میں کیا دعا کی تھی ؟

جواب: حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہلے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی (اے میرے رب !مجھے بخش دے)،اس کے بعد ایسی سلطنت کی دعا مانگی جو ان کے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔

سوال : کون کون سی چیزیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قابو میں دی گئیں ؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہوا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قابو میں کردی کہ وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حکم سے اور جہاں آپ چاہتے اس طرف فرمانبردار انہ طریقے پرنرم نرم چلتی، اور ہر معمار اور غوطہ خور جن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تابع کر دیا، معمارآپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حکم سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مرضی کے مطابق عجیب و غریب عمارتیں تعمیر کرتا اور غوطہ خورآپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے سمندر سے موتی نکالتا۔ دنیا میں سب سے پہلے سمندر سے موتی نکلوانے والے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی ہیں اور سرکش شیطان بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے مُسَخّر کردیئے گئے جنہیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ادب سکھانے اور فساد سے روکنے کے لئے بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑوا کر قید کر دیتے تھے۔

سوال: سجدہ تلاوت کا طریقہ تحریر کیجیے؟

جواب: سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ: سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللہ اَکْبَر کہتاہوا کھڑا ہو جائے،پہلے بعد میں دونوں بار اَللہ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مُسْتَحَب۔

سوال : حضرت ایوب علیہ السلام کے لیے پانی کا چشمہ کیسے جاری ہوا؟

جواب:آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زمین پرپاؤں مارا تو اس سے میٹھے پانی کا ایک چشمہ ظاہر ہوا۔

سوال : آیت 45 تا 48 میں کتنے نبیوں کا ذکر آیا ہے ؟ ان کے نام بتائیے۔

جواب: چھ انبیاء کرام علیھم السلام کا ذکر ہوا ہے ، حضرت ابراھیم ،حضرت اسحاق ، حضرت یعقوب ، حضرت اسماعیل ، حضرت یسع ، حضرت ذوالکفل علیھم السلام ۔

سوال : ابلیس نے کسی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تھا؟

جواب: ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ۔

سوال : ابلیس نے کس بات پر قسم کھائی تھی ؟

جواب:ابلیس نے کہا: ’’یا رب! تیری عزت کی قسم ! میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کے سامنے گناہوں کو سجا سنوار کر اور ان کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر کے ان سب کو گمراہ کر دوں گا البتہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں وہ میرے وار سے بچے رہیں گے ۔

سوال : جنتیوں کو دیئے جانے والے رزق کی کیا خوبی ہے ؟

جواب: بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی میں اور اس کی نافرمانی سے بچنے میں اس کا خوف رکھا تو ان کیلئے آخرت میں اچھا ٹھکانہ ہے اور وہ اچھا ٹھکانہ بسنے کے باغات ہیں ،جب وہ ان باغات کے دروازوں تک پہنچیں گے تو انہیں اپنے لئے کھلا ہوا پائیں گے ،فرشتے تعظیم وتکریم کے ساتھ ان کا استقبال کریں گے اور کہیں گے تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے۔ ان باغات میں وہ نقش و نگار کئے ہوئے تختوں پرٹیک لگائے ہوں گے۔ان باغوں میں وہ بہت سے پھل میوے اور شراب مانگیں گے۔اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جو اپنے شوہر کے سوا کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھیں گی اور وہ سب عمرمیں برابر ہوں گی ایسے ہی حسن و جوانی میں بھی برابر ہوں گی، آپس میں محبت رکھنے والی ہوں گی، ایک کودوسرے سے بغض ، رشک اور حسد نہ ہو گا۔

سوال: شیطان انسانوں کو گمراہ کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے، ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں ؟

جواب: اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کیجئے ، نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا ذکر کیجئے، بھوک سے کم کھائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ الزمر}

سوال: سورۃ الزمر کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: زمر کا معنی ہے " کئی گروہ " اور کئی جماعتیں "۔ اس سورت کی آیت 71 میں کفار کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکنے اور آیت 73 میں اللہ پاک سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلائے جانے کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام " سورہ زمر رکھا گیا ہے۔

سوال: سورۃ الزمر کا مرکزی مضمون بیان کریں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر دلائل ہیں اور قرآن پاک کو اللہ پاک کی وحی ہونا بتایا گیا ہے۔

سوال : جو تکلیف میں تو اللہ پاک کو پکارے لیکن راحت میں اللہ پاک کے ساتھ شرک کرے اس کے لیے کیا کہا گیا ؟

جواب: اس کہ لیے کہا گیا ہے کہ وہ تھوڑے دن اپنے کفر کے ساتھ فائدہ اٹھالے اور دنیا کی زندگی کے دن پورے کرلے بیشک وہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سے ہے۔

سوال : قیامت کے دن کس قسم کے لوگوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا؟

جواب: جنہوں نے اپنے دین پر صبر کیا اور اس کی حدود پر پابندی سے عمل پیرا رہے اور جب یہ کسی آفت یا مصیبت میں مبتلا ہوئے تو دین کے حقوق کی رعایت کرنے میں کوئی زیادتی نہ کی انہیں دیگر لوگوں کے مقابلے میں بے حساب اور بھر پور ثواب دیا جائے گا۔

سوال : رب سے ڈرنے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کے لیے آخرت میں کس انعام کا وعدہ کیا گیا ہے ؟

جواب: اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کیلئے جنت کے بلند محلات ہیں جن کے اوپر مزیدبلند محلات بنے ہوئے ہیں جو ان سے زیادہ بلند ہیں ۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں ،یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے

سوال : سب سے بڑا ظالم کون ہے ؟ سبق میں شامل آیات کی روشنی میں بتائیے۔

جواب: سب سے زیادہ ظالم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ثابت کرے اور اس کے لئے اولاد قرار دے، پھر کہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس کتاب کو جھٹلائے جو اس نے اپنے حبیب محمد مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائی ہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا انکار کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔

سوال : وہ کون لوگ ہیں جو اللہ پاک کے ذکر سے گھٹن محسوس کرتے ہیں؟

جواب:مشرکین اللہ پاک کے ذکر سے گھٹن محسوس کرتے ہیں.

سوال : سبق میں شامل آیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کونسی دعا کی تعلیم دی گئی ہے ؟

جواب:اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم دعا تعلیم فرمائی ہے ،اس دعا میں پہلے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تامہ کا ذکر ہے اور اس کے بعد کامل علم کا بیان ہے،اس کے بعد فرمایا کہ اس طرح عرض کرو’’ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، مشرکین کی توحید سے نفرت اور شرک سنتے وقت کی خوشی معروف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس پر ا تنے مضبوطی سے قائم ہیں کہ تیرے سوا کوئی بھی ان کے فاسد عقیدے اور باطل مذہب کو زائل نہیں کر سکتا۔

سوال : کس چیز سے مایوس ہونے سے منع کیا گیا ہے ؟

جواب:اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ’’اے میرے وہ بندو! جنہوں نے کفر اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی جانوں پر زیادتی کی، تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا اور یہ خیال نہ کرناکہ ایمان قبول کر لینے کے بعد سابقہ کفر و شرک پر تمہارا مُؤاخذہ ہو گا، بیشک اللہ تعالیٰ اُس کے سب گناہ بخش دیتا ہے جو اپنے کفر سے باز آئے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لے ،بیشک وہی گناہوں پر پردہ ڈال کر بخشنے والا اور مصیبتوں کو دور کر کے مہربانی فرمانے والا ہے۔

سوال : اللہ پاک پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن کیا انجام ہو گا ؟

جواب:قیامت کے دن ان کے منہ کالے ہوں گے۔

سوال : جنتی جنت میں پہنچ کر اللہ پاک کی حمد کسی طرح کریں گے ؟

جواب: اہلِ جنت کہیں گے کہ سب خوبیاں اس اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے اپنا جنت کا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں جنت کی زمین کا وارث کیا تاکہ ہم اس میں جیسے چاہیں تَصَرُّف کریں اورہم اپنی جنت میں جہاں چاہیں رہیں ،لہٰذا دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والوں کا آخرت میں کیا ہی اچھا اجر ہے۔

سوال: سورت کے آخر میں بیان کیے گئے قیامت کے چند احوال تحریر کیجیے؟

جواب: قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہوگی اور اس دن کوئی بھی زمین کے کسی حصے پر اپنی ظاہری مِلکیَّت کا دعویٰ نہ کر سکے گااور اس کی قدرت سے تمام آسمان لپیٹے ہوئے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کافروں کے شرک سے پاک اوربلند ہے جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا اس سے بے ہوشی طاری ہوگی اس کا یہ اثر ہوگا کہ فرشتوں اور زمین والوں میں سے اس وقت جو لوگ زندہ ہوں گے اوران پر موت نہ آئی ہوگی تو وہ اس سے مرجائیں گے اور وہ بزرگ ہستیاں جنہیں ان کی دُنْیَوی موت کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں زندگی عنایت کی ہوئی ہے اوروہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور شہداء، ان پر اُس نَفخہ سے بے ہوشی کی سی کیفِیَّت طاری ہوگی پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد آسمانوں میں اور زمین پر موجود تمام فرشتے اور جاندار مر جائیں گے البتہ جسے اللہ تعالیٰ چاہے گا اُسے اُس وقت موت نہ آئے گی۔

(مزید تفسیر صراط الجنان کا مطالعہ فرمائیں سورۃ الزمر آیت نمبر 68 تا 70 تک)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ المؤمن}

سوال: سورۃ مؤمن کہ کتنے اور کون کون سے نام ہیں ؟

جواب: اس سورت کے دو نام ہیں (1) مومن: اس کا معنی ہے ایمان لانے والا اور اس سورت کی آیت 28 میں فرعون کی قوم کے ایک مومن شخص کا ذکر ہے، اس لئے اسے ”سورۃ مومن کہتے ہیں۔ (2) غافر: اس کا معنی ہے بخشنے والا اور اس سورت کی آیت 3 میں اللہ پاک کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ وہ گناہ بخشنے والا ہے، اس وجہ سے اسے ”سورۃ غافر “ کہتے ہیں۔

سوال: اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد توحید، نبوت ورسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے اور ان عقائد کا انکار کرنے والوں کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہیں اور بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔

سوال: سورۃ مؤمن کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اٹھ کر ” حٰمٓ “ سے لے کر الیہ المصیر تک پڑھا اور آیت الکرسی پڑھی تو ان کی برکت سے صبح سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے انہیں شام میں پڑھا تو ان کی برکت سے صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

سوال : آیت 3 میں اللہ پاک کی جن صفات کا بیان ہوا ہے ان میں سے چار صفات بیان کیجئے۔

جواب: (1)وہ گناہ بخشنے والا ہے(2)وہ توبہ قبول فرمانے والا ہے(3)سخت عذاب دینے والا ہے(4)بڑے انعام والاہے(5)...اس کے سوا کوئی معبود نہیں(6)...اسی کی طرف پھرنا ہے

سوال 2:آیت 7 کی روشنی میں بتایئے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے لیے فرشتے کیا دعا کرتے ہیں ؟

جواب: مسلمانوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! عَزَّوَجَلَّ، تیری رحمت اور علم ہرشے سے وسیع ہے، تو انہیں بخش دے جو اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور تیرے دین اسلام کے راستے کی پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! عَزَّوَجَلَّ، انہیں ہمیشہ رہنے

کے ان باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی ان باغات میں داخل فرما ،بیشک تو ہی عزت والا، حکمت والا ہے

سوال : سورۃ مومن میں کن تین کافروں کا ذکر ہے ؟ نام بتائیے۔

جواب:فرعون، ہامان اور قارون ۔

سوال : کیا عذاب دیکھ کر کافروں کا ایمان لانا انہیں فائدہ پہنچائے گا ؟ آیت 85،84 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب:جب سابقہ جھٹلانے والی امتوں نے دنیا میں ہمارا شدید عذاب دیکھا تو کہنے لگے :ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اوراس ایمان کے ذریعے ان کا انکار کرتے ہیں جنہیں اس کا شریک ٹھہراتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی بجائے جن بتوں کی پوجا کرتے تھے ان سے بیزار ہوئے ، تو جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اس وقت ان کا ایمان قبول کرنا ان کے کام نہ آیا اور اللہ تعالیٰ کا جو دستور اس کے بندوں میں گزر چکاوہ یہی ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت ایمان لانا نفع مند نہیں ہوتا اوراس وقت ایمان قبول نہیں کیا جاتا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں پر عذاب نازل کرتا ہے اور جب کافروں نے عذاب دیکھا تواس وقت ان کا نقصان اور خسارے میں رہنا اچھی طرح ظاہر ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ حٰمٓ السجدۃ}

سوال: حٰمٓ السجدۃ کی وجہ تسمیہ بیان کریں اور اس سورت کہ اور کون سے نام ہیں؟

جواب: اس سورت کا ایک نام "حٰمٓ السجدہ" ہے اور حٰمٓ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کی ابتداء حٰمٓ سے ہوئی اور " "السجدہ " کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آیت 38 ، آیت سجدہ ہے اور حٰمٓ السجدہ کہنے کی وجہ سے یہ سورت حٰمٓ سے شروع ہونے والی دیگر سورتوں سے ممتاز ہو گئی۔ دوسرا نام "فُصِّلَت " ہے ، اور یہ نام اس کی آیت 3 میں مذکور کلمہ فُصِّلَت " سے ماخوذ ہے۔

سوال: حٰمٓ السجدۃ کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب : اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت ، حضور پر نور صلی اللہ عَلَیْہِ وَالہ و سلم کی رسالت، قرآن مجید کے اللہ پاک کی کتاب ہونے ، مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء وسزا کے بارے میں کلام کیا گیا ہے

سوال: حٰمٓ السجدۃ کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: حضرت خلیل بن مرہ زندی اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ و الہ وسلم سورۃ تَبٰرَکَ اور سورہ حم السجدہ کی تلاوت کئے بغیر نیند نہیں فرماتے تھے۔

سوال : قوم عاد پر کسی وجہ سے دنیا میں عذاب نازل ہوا اور کیا عذاب نازل ہوا؟

جواب. قومِ عاد کے لوگ بڑے طاقتور اورشہ زور تھے لیکن اس کے ساتھ ناحق تکبر بھی کیا کرتے تھے ،جب حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تو انہوں نے اپنی قوت پر غرور کرتے ہوئے کہا:ہم سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں اور اگر عذاب آیا توہم اسے اپنی طاقت سے ہٹاسکتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ لوگ غافل ہیں اور ان لوگوں نے ا س بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ جس اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ قوت والا اور قدرت والا ہے۔ مزید فرمایا گیا کہ قومِ عاد کا حال یہ تھا کہ وہ ہماری اُن آیتوں کاجان بوجھ کر انکار کرتے تھے

جو ہم نے اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل فرمائیں تو ہم نے اُن پر اُن کی شامت کے دنوں میں بارش کے بغیر انتہائی ٹھنڈی ایک تیزآندھی بھیجی تاکہ اس کے ذریعے ہم دنیا کی زندگی میں انہیں رسوا کر دینے والا عذاب چکھائیں ۔

سوال : آیت 17 میں قوم ثمود کے نافرمانوں پر عذاب نازل ہونے کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے ؟

جواب. قومِ ثمود کا معاملہ ہے تو ہم نے ان کی رہنمائی کی اور نیکی اور بدی کے طریقے ان پر ظاہر فرمائے لیکن انہوں نے ہدایت کی بجائے گمراہی کے اندھے پن کو پسند کیا اور ایمان کے مقابلے میں کفر اختیار کیا تو ان کے شرک ،نبی کو جھٹلانے اور گناہوں کی وجہ سے انہیں ذلیل کر دینے والے عذاب کی کڑک نے آلیااوروہ ہولناک آواز کے عذاب سے ہلاک کر دیئے گئے۔

سوال : کیا قیامت میں کافروں کے اعضاء بھی گواہی دیں گے ؟

جواب:جب قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اوران میں سے جو کافر دوزخ کے کنارے پرپہنچ جائیں گے انہیں روک دیا جائے گا یہاں تک کہ پیچھے رہ جانے والے کفاران کے پاس آجائیں ،اور جب یہ کافر جہنم کے کنارے پہنچ جانے والے کافروں کے پاس پہنچیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اُٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضا سے دنیا میں جوجو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتا دیں گے ۔

سوال : آیت 34 سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ؟

جواب. اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں :(1)... نیکی ہرحال میں ہی نیکی ہے خوا ہ وہ معاشرے کے رسم ورواج کے مطابق ہویانہ ہو اوربرائی ،برائی ہی ہے چاہے وہ رسم ورواج کے مطابق ہو۔(2)... صحیح عقیدے والا اور برے عقیدے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ الشوریٰ}

سوال: سورۃ الشوریٰ کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: شوریٰ کا معنی ہے مشورہ یہ لفظ اس سورت کی آیت 38 میں موجود ہے جس میں مسلمانوں کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ ان کا کام باہمی کی مشورے سے ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے اس کا نام " سورۃ شوریٰ " رکھا گیا ہے۔

سوال: سورۃ الشوریٰ کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: سورۃ شوریٰ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت پر ایمان لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء وسزاء کا بیان کیا گیا ہے۔

سوال : کیا فرشتے انسانوں کے لیے استغفار کرتے ہیں ؟

جواب: فرشتے اپنے رب تعالیٰ کی حمد کے ساتھ ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں اور وہ زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں ۔(یہاں زمین والوں سے مراد اہلِ ایمان ہیں).

سوال : آیت 26 کی روشنی میں بتائیے کہ اللہ پاک کن لوگوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے ؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے جو ایمان لائیں اور اچھے اعمال کریں۔

سوال : اللہ پاک اپنے بعض بندوں میں کسی کو زیادہ اور کسی کو کم رزق عطا فرماتا ہے اس میں کیا حکمت ہے ؟

جواب: اگر اللہ تعالیٰ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کردیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلاتے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا رزق ایک جیساکر دے تو یہ بھی ہوسکتا تھا کہ لوگ مال کے نشے میں ڈوب کر سرکشی کے کام کرتے اور یہ بھی صورت ہوسکتی تھی کہ جب کوئی کسی کا محتاج نہ ہو گا تو ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا ناممکن ہو جائے گا جیسے کوئی گندگی صاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا،کوئی سامان اٹھانے پر راضی نہ ہو گا،کوئی تعمیراتی کاموں میں محنت مزدوری نہیں کرے گا، یوں نظامِ عالَم میں جو بگاڑپیدا ہو گااسے ہر عقلمند باآسانی سمجھ سکتاہے۔

سوال: اپنے ارد گرد کا جائزہ لے کر اللہ پاک کے لطف وکرم " سے متعلق چند باتیں جمع کیجیے؟

جواب: اللہ کریم نے ہمیں اپنے ماں کے پیٹ میں رکھا اور ہمیں وہاں پر رزق پہنچایا، اللہ کریم نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں خوراک مہیا کی، اس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں عزت عطا فرمائی، اس نے ہمیں اپنے لطف و کرم سے ہمیں عقل دے کر ایمان کی طرف ہمارے رہنمائی فرمائی اس نے ہمیں اپنے لطف و کرم سے وہ نعمتیں عطا فرمائے جن کا ہم کبھی شمار نہیں کر سکتے، ہم نے مصیبتوں میں اسے مدد مانگی تو اس نے اپنے لطف و کرم سے ہماری مدد فرمائی اور ہمیں ان مصیبتوں سے نجات عطا فرمائی، وہ اتنا رحیم و کریم ہے اگر ہم گناہ کرتے جائیں تو پھر بھی وہ ہمیں رزق عطا فرماتا ہے یہ بھی اس کا بہت بڑا لطف و کرم ہے۔

سوال: اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے " اس پر مختصر نوٹ لکھیے؟

جواب: اچھے گمان کی مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد یہ گمان کرنا کہ اللہ تعالی اس سے قبول فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف فرما دے گا، رزق کے اسباب اختیار کرنے کے بعد یہ گمان کرنا کہ اللہ تعالی اسے رزق عطا فرمائے گا، دعا کرنے کے بعد اس کی قبولیت کی امید رکھنا، لہذا یہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کے بارے میں برا گمان رکھنے سے بچے بے شک اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے ۔

سوال : مومن کو دنیا میں جو مصیبتیں پہنچتی ہیں آیت 30 میں ان کا سبب کیا بیان کیا گیا ہے ؟

جواب: دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر اُن کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ،اُن تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ اُن کے گناہوں کا کفارہ کردیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے درجات کی بلندی کے لئے ہوتی ہے۔

سوال : آیت 36 تا 39 میں اخروی ثواب کے حقدار لوگوں کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں کوئی پانچ صفات تحریر کیجئے۔

جواب: کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اِجتناب کرتے ہیں ، اور جب انہیں غصہ آئے تومعاف کر دیتے ہیں، جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار اور اس کی عبادت کرکے اپنے رب کا حکم مانا اور پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے رہے

سوال : آیت نمبر 48 میں کافروں کی کیا صفت بیان کی گئی ہے ؟

جواب: وہ بڑا نا شکرا ہے۔

سوال : بیٹا یا بیٹی پیدا کرنے کا اختیار کسے حاصل ہے آیت 49 اور 50 کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: اللہ پاک جسے چاہے صرف بیٹیاں عطا فرمائے اور بیٹانہ دے اور جسے چاہے صرف بیٹے دے اور بیٹیاں نہ دے اور جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا کردے اور جسے چاہے بانجھ کردے کہ اس کے ہاں اولاد ہی نہ ہو۔ وہ مالک ہے، اپنی نعمت کو جس طرح چاہے تقسیم کرے اورجسے جو چاہے دے بیٹے اور بیٹیاں دینے یا نہ دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الزخرف}

سوال: سورۃ الزخرف کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب: زخرف کا معنی ہے "سونا" نیز کسی چیز کے حسن کا کمال بھی زخرف کہلاتا ہے، اور اس سورت کی آیت 35 میں کلمہ "و زُخۡرُفًا" مذکور ہے، اس کی مناسبت سے اس کا نام "سوری از خراف" رکھا گیا ہے۔

سوال: سورۃ الزخرف کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت پر ایمان لانے، شرک نہ کرنے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اللہ پاک کا رسول ہونے، قرآن مجید اللہ پاک کا کلام ہونے ، قیامت کے دن مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزا و سزا ملنے پر کلام کیا گیا ہے۔

سوال : آیت نمبر 11 کی روشنی میں بتائیے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو کس مثال سے سمجھایا گیا ہے ؟

جواب: عزت و علم والا اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی ہے جس نے تمہاری حاجتوں کی مقدار ایک اندازے سے آسمان سے پانی اتارا، وہ نہ اتنا کم ہے کہ اس سے تمہاری حاجتیں پوری نہ ہوں اور نہ اتنا زیادہ ہے کہ حضرت نوح عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح تمہیں ہلاک کردے۔ ہم نے اس بارش سے نباتات سے خالی ایک شہر کوسرسبز فرمادیا اور جس طرح بارش سے مردہ شہر کو زندہ فرمایا یونہی تم اپنی قبروں سے زندہ کرکے نکالے جاؤ گے کیونکہ جو زمین کو بنجر ہو جانے کے بعد پانی کے ذریعے دوبارہ سر سبز و شاداب کرنے پر قادر ہے تو وہ مخلوق کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے

سوال : کفار فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے لیکن جب ان کے ہاں بیٹی پیدا ہوتی تو ان کا کیا حال ہوتا تھا ؟ آیت 17 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب: کفار جو کہ اولاد سے پاک رب تعالیٰ کے لئے بیٹیا ں ثابت کر رہے ہیں ، بیٹیوں سے نفرت میں ان کا اپنا حال یہ ہے کہ جب ان میں سے کسی کو خوشخبری سنائی جائے کہ تیرے گھرمیں بیٹی پیدا ہوئی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غم و غصے میں بھرا رہتا ہے۔جب یہ اپنے لئے بیٹیوں کو اس قدر ناگوار سمجھتے ہیں تو اس خدائے پاک کے لئے بیٹیاں بتاتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی۔

سوال : کفار قریش اور گزشتہ کفار میں کو نسی مماثلت پائی جاتی تھی ؟ آیت 22 تا23 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب:جب ان کہ سامنے کوئی پیغمبر دین لاتا تو وہ کہتے : ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور ہم آنکھیں بند کر کے بے سوچے سمجھے ان کی پیروی کرتے ہیں ۔

سوال: کافروں کے برے رویے پر اللہ پاک نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو آیت 6 تا 8 میں کسی طرح تسلی دی ؟ مختصر نوٹ لکھئے

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’ہم نے پہلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے لیکن ان کا حال یہ تھا کہ ان کے پاس جو بھی نبی تشریف لایاوہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے جیسا کہ آپ کی قوم کے لوگ کرتے ہیں ، تو ہم نے ان موجودہ کافروں سے زیادہ قوت والوں اور ہر طرح کی طاقت رکھنے والوں کو ہلاک کردیا، اس لئے آپ کی امت کے لوگ جو سابقہ کفار کی چال چل رہے ہیں ، اُنہیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں اُن کا بھی وہی انجام نہ ہو جو سابقہ کافروں کا ہوا کہ یہ بھی انہی کی طرح ذلت و رسوائی کی سزاؤں سے ہلاک نہ کردیئے جائیں۔اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفار کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اُڑانے کا عمل کوئی آج کا نہیں بلکہ شروع سے ہی ایسا ہوتا چلا آرہا ہے، لہٰذا آپ اپنی قوم کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر صبر فرمائیں جیسا کہ آپ سے پہلے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوموں کی اَذِیَّتوں پر صبر فرمایا

سوال : اللہ پاک کے کن بندوں کو قیامت کے دن خوف اور غم نہیں ہو گا؟ آیت 68 اور 69 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب. دینی دوستی اور اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھنے والوں کی تعظیم اور ان کے دل خوش کرنے کے لئے ان سے فرمایا جائے گا’’ اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔

سوال : انسان کا کھلا دشمن کون ہے ؟

جواب: شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۔

سوال : آیت 71 میں جنتیوں کے لیے جنت کی جن نعمتوں کا تذکرہ ہے وہ بیان کیجیے۔

جواب :جنت میں داخل ہونے کے بعد مومن بندوں پر کھانے سے بھری سونے کی تھالیوں اورشراب سے لبریز جاموں کے دَور ہوں گے اور جنت میں ان کے لئے مختلف اَقسام کی وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی ان کے دل خواہش کریں گے ۔

سوال: آیت 84 اور 85 میں اللہ پاک کی صفات اور شان کے بارے میں کیا بیان ہے ؟

جواب: اللہ وہی ہے جو آسمان والوں کامعبود ہے اور زمین والوں کامعبود ہے، اپنی مخلوق کے معاملات کا انتظام فرمانے میں حکمت والا ہے اور ان کی ضروریات سے با خبر ہے، اللہ بڑی برکت والا ہے جس کے لئے ساتوں آسمانوں ، زمینوں اور ان کے درمیان تمام چیزوں کی بادشاہی ہے،ان سب پر اس کا حکم جاری ہے ، اور اس وقت کا علم بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس میں قیامت قائم ہو گی اور مخلوق اپنی قبروں سے حساب کے مقام پر جمع کی جائے گی اور اے لوگو! تم مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ نیک لوگوں کو ان کے نیک اعمال کی جزاء اور برے لوگوں کو ان کے برے اعمال کی سزا دے گا۔

سوال : اللہ پاک کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کا کس کو اختیار ہے ؟ آیت 86 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب:شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیتکی گواہی دیں اور دل سے اس بات کا علم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے ،ایسے مقبول بندے ایمان داروں کی شفاعت کریں گے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الدخان}

سوال: دخان کسے کہتے ہیں ؟ اس سورت کا یہ نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: عربی میں دھوئیں کو " دخان " کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت 10 میں دھوئیں کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اسے سورۃ " دخان " کہتے ہیں۔

سوال: سورۃ الدخان کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: سورۂ دخان کا مرکزی مضمون توحید و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء سے متعلق ہے،) قرآن پاک شب قدر میں نازل ہوا اور اس رات میں اہم کام فرشتوں کے سپر د کیے جاتے ہیں۔

سوال : کیا قیامت میں کافروں کی دوستی کام آئے گی نیز ان کی مدد کی جائے گی ؟

جواب:قیامت کا دن ایسا ہے کہ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور رشتے داری اور محبت نفع نہ دے گی اور نہ ان کافروں کی مدکی جائے گی۔

سوال : ابو جہل کافر اور اس کے ساتھیوں کی جہنم میں کیا خوراک ہوگی ؟

جواب:بیشک جہنم کا کانٹے دار اور انتہائی کڑوازقوم نام کادرخت بڑے گناہگار یعنی کافر کی خوراک ہے اور جہنمی زقوم کی کیفیت یہ ہے کہ گلے ہوئے تانبے کی طرح کفار کے پیٹوں میں ایسے جوش مارتاہوگا جیسے کھولتا ہواپانی جوش مارتا ہے۔

سوال : ابو جہل کافر اور اس کے ساتھیوں کو جہنم میں کیسا عذاب دیا جائے گا؟

جواب: جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اس گناہگار کو پکڑو ،پھر سختی کے ساتھ اسے بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ، پھر اس کے سر کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالو تاکہ اس کی شدت سے اسے عذاب پہنچے، جب اس جہنمی کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا تو اس وقت ا س کی تذلیل اور توہین کرتے ہوئے اس سے کہا جائے گا: اس ذلت اور اِہانت والے عذاب کوچکھ، تواپنے گمان میں اپنی قوم کے نزدیک بڑا عزت والا کرم والا ہے، تو یہ تیری تعظیم ہو رہی ہے ۔ مفسرین فرماتے ہیں :ابو جہل نے رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا:مکہ کے ان دو پہاڑوں کے

درمیان مجھ سے زیادہ عزت والا اور کرم والا کوئی نہیں تو خدا کی قسم! آپ اور آپ کا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اس کے لئے وعید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا۔

سوال: اللہ پاک سے ڈرنے والے متقی لوگوں کے لیے کیا کیا انعامات بیان کیے گئے ہیں آیات 51 تا 57 کی روشنی میں بیان کیجیے

جواب: بیشک کفر اور گناہ کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں انہیں آفات سے امن نصیب ہوگا اور انہیں اس امن والی جگہ کے چھوٹ جانے کا کوئی خوف نہ ہوگابلکہ یقین ہوگا کہ وہ وہیں رہیں گے،وہ اس جگہ ہوں گے جہاں باغ اور بہنے والے چشمے ہوں گے ،وہاں وہ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے اور وہ اپنی مجلسوں میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ا س طرح ہوں گے کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو گی۔ جنتی اسی طرح ہمیشہ دل پسند نعمتوں میں رہیں گے اور نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی خوبصورت عورتوں سے ہم ان کی شادی کریں گے۔وہ جنت میں اس طرح بے خوف ہو کر اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے کہ انہیں کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا، نہ میوے کم ہونے کا ،نہ ختم ہوجانے کا ،نہ نقصان پہنچانے کا ،نہ اور کوئی اندیشہ ہو گا۔وہ دنیا میں واقع ہونے والی پہلی موت کے سوا جنت میں پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے اور اے حبیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ نے آپ کے رب کے فضل سے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا اوراس سے نجات عطا فرمائی ، یہی بڑی کامیابی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ الجاثیۃ}

سوال: سورۃ الجاثیۃ کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: الجاثیۃ کا معنی ہے زانو کے بل گرا ہوا، اس سورت کی آیت 28 میں بیان کیا گیا کہ قیامت کی ہولناکیوں کی شدت سے ہر امت زانو کے بل گری ہو گی، اس مناسبت سے اس کا نام " سورۃ جاثیہ" رکھا گیا

سوال: سورۃ الجاثیۃ کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت میں اللہ پاک کی وحدانیت پر ایمان ،پیارے نبی صلی اللمثانیہ و الہ و سلم کی رسالت کی تصدیق ، قرآن مجید کو اللہ پاک کا کلام ماننے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزا و سزاملنے کا اعتراف کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

سوال : سورہ جاثیہ کی روشنی میں تین ایسی چیزیں بتائیے جن میں عقل مندوں کے لیے قدرت کی نشانیاں ہیں۔

جواب.رات اور دن کا آنا جانا ، سورج کا طلوع و غروب ہونا ، آسمان سے بارش کا نازل ہونا ، بنجر زمین کو سر سبز کر دینا ، ہواؤں کی گردش کرنا ، اور مرنے کہ بعد دوبارہ زندہ کیے جانا یہ سب عقلمندوں کہ لیے قدرت کی نشانیاں ہیں.

سوال : آیت 28 کی روشنی میں بتائیے کہ قیامت کے دن خوف کی وجہ سے لوگوں کی کیا حالت ہو گی ؟

جواب . ہر دین والے زانو کے بل گرے ہوئے ہوں گے کیونکہ وہ خوفزدہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے بارے میں سوالات کئے جانے اور حساب لئے جانے کی وجہ سے بے چین ہوں گے ، ہردین والا اپنے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

سوال : آیت 30 کی روشنی میں بتائیے کہ فوز مبین یعنی کھلی اور روشن کامیابی کیا ہے ؟

جواب.وہ لوگ جو دنیا میں ایمان لائے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرایا اور جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا وہ کام کئے اور جن کاموں سے منع کیا ان سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت کے صدقے جنت میں داخل فرمائے گا اور قیامت کے دن یہی بڑی کامیابی ہے۔

سوال : آیت 31 اور 32 کی روشنی میں بتائیے کہ بروز قیامت کفار کو ان کی کونسی باتیں یاد دلائی جائیں گی ؟

جواب.ان سے قیامت کے دن فرمایا جائے گا ”کیا دنیا میں تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں ؟ (ضرور پڑھی جاتی تھیں) لیکن تم انہیں سننے،ان پر ایمان لانے اور حق بات قبول کرنے سے تکبر کرتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے،گناہوں میں مشغول رہنے والے،قیامت کی تصدیق نہ کرنے والے ،ثواب اور سزا پر ایمان نہ لانے والے لوگ تھے ، اس وقت ان کفار سے یہ بھی کہا جائے گا ’’ جب تم سے کہا جاتا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ سچا ہے جو اس نے اپنے بندوں سے کیا کہ وہ مرنے کے بعد زندہ کئے جائیں اور اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور قیامت ،جس کے بارے میں انہیں خبر دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اسے بندوں کے حشر کے لئے قائم فرمائے گا اور اس دن انہیں حساب کے لئے جمع کرے گا ،اس کے آنے میں کوئی شک نہیں تو تم اللہ تعالیٰ کے وعدے کو جھٹلاتے ہوئے اور اس کی قدرت کا انکار کرتے ہوئے کہتے تھے : ہم نہیں جانتے ،قیامت کیا چیز ہے ؟اور کہتے تھے کہ ہمیں تو یونہی قیامت آنے کا کچھ گمان سا ہوتا ہے لیکن ہمیں اس کے آنے کا یقین نہیں ہے

سوال: لفظی ترجمہ کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیں؟

جواب: (1)دابۃ= جانور (2)ریاح= ہوائیں (3)طیبات= پاکیزہ چیزیں (4) الناس = انسان

(5) اللیل و النہار =دن اور رات (6) بحر= دریا (7) ولی= دوست (8) نفس= جان

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الاحقاف}

سوال: سورۃ الاحقاف کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں؟

جواب: احقاف " یمن کی اس سر زمین کا نام ہے جہاں قوم عاد آباد تھی، اس سورت کی آیت 21 سے قوم عاد کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام " سورہ احقاف " رکھا گیا۔

سولا: اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اللہ پاک کی وحدانیت اور قیامت سے متعلق دلائل کا بیان ہے، بت پرست مشرکین کی مذمت بیان کی گئی ، قرآن مجید اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و الہ و سلم کی رسالت کے بارے میں کفار کے شبہات کا جواب دیا گیا۔قرآن پاک سن کر ایمان لانے والی جنات کی ایک جماعت کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوال : آیت 13 اور 14 میں ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کی کیا جزا بیان ہوئی ہے؟

جواب: بیشک وہ لوگ جنہوں نے کہا :ہمارا رب اللہ ہے ،پھر وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور سیّد المرسَلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت پر آخری دم تک ثابت قدم رہے، توقیامت میں نہ ان پر خوف ہے اور نہ وہ موت کے وقت غمگین ہوں گے اور ان اوصاف کے حامل افراد جنت والے ہیں اور یہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور انہیں ان کے نیک اعمال کابدلہ دیا جائے گا۔

سوال : کیا کافروں کو آخرت میں ان کے اچھے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟

جواب:جس دن کافر جہنم کی آگ پر پیش کیے جائیں گے تو اس وقت ان سے فرمایا جائے گا:تم لذّتوں میں مشغول ہو کراپنے حصے کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کرچکے اور ان سے فائدہ اٹھاچکے ،اس لئے یہاں آخرت میں تمہارا کوئی حصہ باقی نہ رہا جسے تم لے سکو، تو تم جودنیامیں ایمان قبول کرنے سے ناحق تکبر کرتے تھے اوراحکامات کو ترک کر کے اور ممنوعات کا اِرتکاب کر کے نافرمانی کیا کرتے تھے ا س کے بدلے میں آج تمہیں ذلیل اور رسوا کردینے والا عذاب دیا جائے گا۔

سوال : جب قوم عاد نے سرکشی کی تو ان پر کیا عذاب نازل ہو ؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک سیاہ بادل چلایا جس میں ان پر آنے والا عذاب تھا اور جب انہوں نے عذاب کو بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو وہ لوگ خوش ہو گئے اور کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والابادل ہے۔حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا:یہ برسنے والا بادل نہیں ہے بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچارہے تھے، اس بادل میں ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے چنانچہ اس آندھی کے عذاب نے قومِ عادکے مَردوں ، عورتوں ، چھوٹوں ، بڑوں سب کو ہلاک کردیا ، ان کے اَموال آسمان وز مین کے درمیان اُڑتے پھرتے تھے اور ان کی چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں اور صبح کے وقت ایسی حالت تھی کہ وہاں ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے

سوال : جنات کی جماعت نے ایمان لانے کے بعد اپنی قوم میں جاکر انہیں کیا نصیحتیں کیں ؟

جواب:انہوں نے کہا:اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب قرآن شریف سنی ہے جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد نازل کی گئی ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ پہلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے ، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم!اللہ تعالیٰ کے مُنادی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بات مانو اور ان پر ایمان لاؤ، اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمہارے اسلام قبول کرنے سے پہلے کے گناہ بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا اور یاد رکھو!جو اللہ تعالیٰ کے بلانے والے کی بات نہ مانے گا تووہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا اور ا س کے عذاب سے بچ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے جو ا سے عذاب سے بچاسکے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مُنادی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بات نہ مانیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں کیونکہ جب ان کی صداقت پر مضبوط دلائل قائم ہیں تو ان کی بات نہ ماننا ایسی گمراہی ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

سوال : آیت 35 میں لفظ "اولوا العزم " سے کیا مراد ہے ؟

جواب:اس سے مراد ہمّت والے رسول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں یوں تو سبھی انبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمّت والے ہیں اور سبھی نے راہ حق میں آنے والی تکالیف پر صبر وہمّت کا شاندارمظاہرہ کیا ہے البتہ ان کی مقدس جماعت میں سے پانچ رسول ایسے ہیں جن کا راہِ حق میں صبر اور مجاہدہ دیگرانبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زیادہ ہے اس لئے انہیں بطورِ خاص ’’اُلُوا الْعَزْم رسول‘‘ کہا جاتا ہے اور جب بھی ’’اُلُوا الْعَزْم رسول‘‘ کہا جائے تو ان سے یہی پانچوں رسول مراد ہوتے ہیں اور وہ یہ ہیں :

(1) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (2) حضرت ابراھیم علیہ السلام (3) حضرت موسیٰ علیہ السلام (4) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (5) حضرت نوح علیہ السلام

سوال: والدین سے اچھے سلوک کے 5 طریقے بیان کیجئے۔

جواب: والدین سے سے حسن سلوک، والدین کی اطاعت، والدین کا ادب، والدین کی قبروں کی زیارت، ماں باپ کہ رشتے داروں کہ ساتھ حسن سلوک کرنا وغیرہ ۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورة محمد}

سوال: سورة محمد کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: اس سورت کی دوسری آیت میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ و سلم کا اسم گرامی " محمد " ذکر کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ محمد کہتے ہیں، اس سورت کا ایک نام "سورۂ قتال" بھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں کافروں کے ساتھ جہاد کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سوال: اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں سے جہاد کے احکام اور جہاد کے ثواب کا ذکر ہے۔

سوال : اہل جنت کو جنت کی پہچان کس طرح کروائی جائے گی ؟

جواب: **اس کا ایک وصف** یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو انتہائی لطیف ہے ، نہ سڑتا ہے ، نہ اس کی بوبدلتی ہے اور نہ ہی اس کے ذائقے میں فرق آتا ہے ۔

دوسرا وصف یہ ہے کہ اس میں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا جبکہ دنیا کے دودھ کا حال ا س کے برخلاف ہے کہ وہ خراب ہوجاتاہے۔

تیسرا وصف یہ ہے کہ ا س جنت میں ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے خالص لذت ہی لذت ہے ، وہ دنیا کی شرابوں کی طرح خراب ذائقے والی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں میل کچیل ہے، نہ خراب چیزوں کی آمیزش ہے ، نہ وہ سڑ کر بنی ہے ، نہ اس کے پینے سے عقل زائل ہو تی ، نہ سر چکراتا ہے ، نہ خُمار آتا ہے اور نہ ہی درِد سرپیدا ہو تا ہے۔ یہ سب آفتیں دنیا ہی کی شراب میں ہیں جبکہ جنت کی شراب ان سب عیوب سے پاک ، انتہائی لذیذ ، فرحت بخش اور خوش گوار ہے۔

چوتھا وصف یہ ہے کہ اس میں صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں یعنی وہ شہدصاف ہی پیدا کیا گیا ، دنیا کے شہد کی طرح نہیں جو مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے اور اس میں موم وغیرہ کی آمیزش ہوتی ہے ۔

پانچواں وصف یہ ہے کہ اس جنت میں پرہیزگاروں کے لئے ہر قسم کے پھل اوران کے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مغفرت ہے کہ وہ رب ان پر احسان فرماتا ہے اور ان سے راضی ہے اور ان پر سے تمام تکلیفی احکام اٹھالئے گئے ہیں ،وہ جنتی جو چاہیں کھائیں ، جتنا چاہیں کھائیں ، وہاں کوئی حساب نہیں ہوگا۔

سوال : صلہ رحمی کے کہتے ہیں ؟

جواب: صلہ کے معنیٰ ہیں۔ اِیْصَالُ نَوْعٍ مِّنْ اَنْوَاعِ الْاِ حْسَان یعنی کسی بھی قِسم کی بھلائی اور احسان کرنا۔ اور رحم سے مراد: قرابت، رشتہ داری ہے۔

صِلَۂ رِحْمی کے معنیٰ رِشتے کو جوڑنا ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک (یعنی بھلائی) کرنا۔ رِضائے الٰہی کے لیے رشتے داروں کے ساتھ صِلۂ رحمی اور ان کی بدسلوکی پر انہیں در گزر کرنا ایک عظیم اَخلاقی خوبی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں اس کا بڑا ثواب ہے ۔

سوال : آیت 12 میں کافروں کی کس حالت کا بیان کیا گیا ہے ؟

جواب: کافروں کا حال یہ ہے کہ وہ دنیا میں اپنے انجام کو فراموش کئے ہوئے ہیں اور غفلت کے ساتھ چند دنوں کے لئے اپنے مال و متاع سے فائدہ اٹھارہے ہیں اور ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں کیونکہ جانوروں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے کھانا ہے، اس لئے انہیں جہاں سے جو مل جائے اسے کھانا شروع کر دیتے ہیں ، اسی طرح کھاتے وقت جانور اس چیز سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کھانے کے بعد وہ ذبح کر دیئے جائیں گے اور یہی حال کفار کا ہے جو حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر کھاتے رہتے ہیں اور غفلت کے ساتھ دنیا طلب کرنے اور اس کے عیش و عشرت سے فائدہ اٹھانے میں مشغول ہیں اورآنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے حالانکہ جہنم کی آگ ان کا ٹھکانا ہے۔

سوال : آیت 33 میں کن باتوں کا حکم دیا گیا ہے ؟

جواب: ایمان والوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرتے رہیں ، اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ریاکاری یا منافقت کرکے اپنے اعمال باطل نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو ریا کاری اور نفاق سے خالی ہو اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا گیا ہو۔

سوال : آیت 36 کی روشنی میں بتائیے کہ دنیا کی زندگی کو کس سے تشبیہ دی گئی ؟

جواب : دنیا کی زندگی تو کھیل کود کی طرح ہے اور یہ اتنی جلد گزر جاتی ہے کہ پتا بھی نہیں چلتا، لہذا اس میں مشغول ہونا کچھ بھی نفع مند نہیں ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ الفتح}

سوال: سورۃ الفتح کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: اس سورت مبارکہ کی پہلی آیت میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو روشن فتح کی بشارت دی گئی ، اس مناسبت سے اس سورۃ مبارکہ کا نام " سورہ فتح ہے۔

سوال: سورۃ الفتح کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت میں صلح حدیبیہ کا واقعہ بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی کہ یہ صلح مکہ مکرمہ کی فتح کا پیش خیمہ ہے اور اب مسلمانوں کو کفار پر مکمل غلبہ حاصل ہونے کا وقت قریب ہے۔

سوال: سورۃ فتح کی فضیلت پر کوئی احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ فرماتے ہیں : ایک سفر کے دوران میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے (اس سورت کی) یہ آیت تلاوت فرمائی: " انا فتحنالک فتحا مبینا"۔

سوال 1: سورہ فتح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون سے اوصاف بیان کئے گئے ہیں ؟

جواب: اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشاہدہ کرنے والا، ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے.

سوال : حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کسی چیز کی بشارت دی گئی ؟

جواب: بیشک اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے تمہاری بیعت کررہے تھے اور جس چیز پر بیعت کر رہے تھے اس سے متعلق ان کے دلوں میں موجود صدق،اخلاص اور وفا سب اللہ تعالیٰ کومعلوم تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔اس سے خیبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپس آنے کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔

سوال : اس سورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بھیجنے کا کیا ایک اہم مقصد بیان کیا گیا ہے ؟

جواب: اللہ پاک نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے۔

سوال : سورۃ فتح کی آخری آیت میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بیان کئے گئے اوصاف میں سے چند بیان کیجئے۔

جواب: صحابہ کرام علیہم الرضوان آپس میں نرم رہتے تھے اور کافروں کہ ساتھ سختی سے پیش آتے تھے ، وہ رکوع و سجود کرتے اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے کے لیے ان کی یہ علامت ان کہ چہروں میں سجدوں کہ نشان سے تھی ۔

سوال : سورہ فتح کے آخر میں صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے ؟

جواب : صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو مغفرت اور اجرِ عظیم کی بشارت دی گئی ہے تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمْ صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اس لئے یہ وعدہ سبھی صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے ہے۔

سوال: سورہ فتح کے علاوہ قرآن پاک میں ان شاء اللہ کہاں آیا ہے ؟ کوئی تین آیات حوالے کے ساتھ تلاش کر کے لکھئے۔

جواب: پارہ 12 سورۃ ھود میں آیت نمبر 33 میں حضرت نوح کے ان شاء اللہ کہنے کا ذکر ہے ۔

پارہ 13 میں سورۃ یوسف آیت نمبر 99 حضرت یعقوب کے ان شاء اللہ کہنے کا ذکر ہے۔

پارہ 15 سورۃ الکھف آیت نمبر 69 میں حضرت موسیٰ کے ان شاء اللہ کہنے کا ذکر ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الحجرات}

سوال: سورۃ الحجرات کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: حجرات کا معنی ہے "حجرے اور کمرے " اس سورت کی آیت نمبر 4 میں حجرات کا لفظ ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام " سورۃ حجرات " ہے۔

سوال: اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت میں متعدد امور میں مسلمانوں کی تربیت فرمائی گئی ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں:ابتداء میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کے خصوصی آداب بیان کئے گئے اور آپ کی بارگاہ میں آوازیں نیچی رکھنے والوں کو بخشش اور بڑے ثواب کی بشارت دی گئی ہے۔

سوال :سورۂ حجرات کی آیت نمبر 10 میں مسلمانوں کا آپس میں کیا تعلق بیان کیا گیا ہے ؟

جواب: ارشاد فرمایا :مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہی ہیں کیونکہ یہ آپس میں دینی تعلق اورا سلامی محبت کے ساتھ مَربوط ہیں اوریہ رشتہ تمام دُنْیوی رشتوں سے مضبوط تر ہے ،لہٰذاجب کبھی دو بھائیوں میں جھگڑا واقع ہو تو ان میں صلح کرادو اور اللہ تعالیٰ سے ڈروتا کہ تم پر رحمت ہو۔

سوال : سورہ حجرات کی آیت نمبر 11 اور 12 میں کن باتوں سے منع کیا گیا ہے؟

جواب : مرد مَردوں سے نہ ہنسیں ،یعنی مال دار غریبوں کا ، بلند نسب والے دوسرے نسب والوں کا،تندرست اپاہج کا اور آنکھ والے اس کا مذاق نہ اُڑائیں جس کی آنکھ میں عیب ہو،ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے صدق اور اخلاص میں بہتر ہوں ۔اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں ، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں ۔ قول یا اشارے کے ذریعے ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہے جب کسی دوسرے مومن پرعیب لگایاجائے گاتوگویااپنے پرہی عیب لگایاجائے گا۔اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے تو اے مسلمانو، کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ اور جو لوگ ان تمام افعال سے توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو بہت زیادہ گمان کرنے سے

منع فرمایا کیونکہ بعض گمان ایسے ہیں جو محض گناہ ہیں لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔دوسرا حکم یہ دیاگیا کہ مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور ان کے پوشیدہ حال کی جستجو میں نہ رہو جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ستّاری سے چھپایا ہے۔

سوال : لوگوں کو قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کرنے کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے ؟

جواب: تاکہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کی پہچان رکھیں اور ایک شخص دوسرے کا نسب جانے اور اس طرح کوئی اپنے باپ دادا کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے، نہ یہ کہ اپنے نسب پر فخر کرنے لگ جائے اور دوسروں کی تحقیر کرنا شروع کر دے۔

سوال : عزت اور فضیلت کا حقیقی معیار کیا ہے ؟

جواب:اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت و فضیلت کا مدار پرہیزگاری و تقویٰ ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیۓ کہ وہ نسب پر فخر کرنے سے بچے اور تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے عزت و فضیلت نصیب ہو۔

سوال : سورہ حجرات میں کن لوگوں کو ایمان والا کہا گیا ؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے ،پھر انہوں نے اپنے دین و ایمان میں شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اوریہی لوگ ایمان کے دعوے میں سچے ہیں۔

سوال: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں" کے موضوع پر مختصر تحریر لکھیے۔

جواب: اُخوت سے مراد بھائی چارہ ہے۔قرآنِ پاک کے الفاظ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ۔ترجمۂ کنز الایمان:مسلمان بھائی بھائی ہیں۔(پ 26، الحجرات : 10) میں اُخوتِ اسلامی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہے، آپس میں بھائی بھائی ہونے کی حیثیت سے تمام مسلمان ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ اور خوشی و غم میں شریک ہوتے ہیں، اُخوت و بھائی چارے کا احساس، محبت و الفت، باہمی تعاون، بے لوث خدمت اور قربانی کے جذبات کو اُبھارتا ہے اور فروغ دیتا ہے، اس طرح معاشرہ تمام لوگوں کے لئے پُرامن اور پُر آسائش بن جاتا ہے۔ اُخوت و بھائی چارےکی فضا میں معاشرے کے سب افراد ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ایک دوسرے کے دکھ دَرد محسوس کرتے ہیں، مصیبت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، غم و خوشی میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں،اسلامی معاشرے و بھائی چارگی کی بنیاد اللہ پاک کے اس فرمان پر ہے:وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ ترجمۂ کنز الایمان:اور اللہ کی رسی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا(فرقوں میں بٹ نہ

جانا)۔ (پ 4، الِ عمران: 103) مسلمان چونکہ آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس لئے کہا گیا ہے: اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے بھائیوں کے حقوق کا بھی خیال رکھیں، اس لئے ہمیں اپنی زبان سے کسی مسلمان کو کوئی ایذا نہیں پہنچانی چاہیئے۔ اگر ہم کسی کو جھگڑتے ہوئے دیکھیں تو ہمیں اُخوت و بھائی چارگی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ان میں صلح کرا دینی چاہیئے اور بھائی چارگی کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ اُخوت و بھائی چارگی کی سب سے بڑی مثال ہمیں حج کے موقع پر مکے شریف میں دیکھنے کو ملتی ہے، جہاں دنیا بھر سے لاکھوں کروڑوں مسلمان فریضۂ حج ادا کرنے آتے ہیں اور سب ایک ہی وقت میں ایک ہی طرح کی عبادات انجام دیتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: ”تم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہو۔“ اُخوتِ اسلامی اللہ پاک کی مہربانی ہے۔ اُمّتِ مسلمہ سے تعلق رکھنے والے تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور تمام مسلمان ایک دوسرے کے سگے بھائیوں کی طرح ہیں۔ جس طرح ایک مسلمان یا ایک بھائی دوسرے بھائی کے کام آتا ہے، اسی طرح تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنا چاہیئے کہ اس طرح کرنے سے غریب و محتاج اور مسلمان کی مالی اِمداد ہوتی ہے اور معاشرے میں ایک پُرسکون خوشگوار فضا قائم ہوتی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے باہمی تعلق کو کہیں بھائی کہہ کر بیان فرمایا تو کہیں جسمِ واحد قرار دیا اور کہیں مضبوط دیوار کی مانند قرار دیا، جس کی ایک اینٹ دوسرے کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ قٓ}

سوال: سورۃ قٓ کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں ؟

جواب: قٓ حروف مقطعات میں سے ایک حرف ہے، اس سورت کی ابتدا اسی لفظ سے ہوئی، اس مناسبت سے اسے سورہ قٓ" کہتے ہیں۔

سوال: سورۃ قٓ کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا ثبوت پیش کیا گیا اور اسلام کے اس بنیادی کے عقیدے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا ہے۔

سوال سورۃ قٓ کی فضیلت پر احادیث مبارکہ بیان کریں ؟

جواب: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیدین کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے ؟ تو انہوں نے عرض کی : رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عیدین کی نماز میں قٓ وَالْقُرْآنِ المجید اور اقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وانشق القمر پڑھا کرتے تھے۔

سوال : بارش کے برکت والے پانی سے اللہ پاک نے کیا چیز میں پیدا فرمائیں ؟

جواب: بارش کے برکت والے پانی سے اللہ پاک نے باغ اگائے اور وہ اناج اگایا جسے ہر سال بویا اور کاٹا جاتا ہے جیسے گندم اور جَو وغیرہ اور خاص طور پر کھجور کے لمبے درخت اگائے جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں اور اللہ پاک نے بارش کے پانی سے اُس شہر کی سر زمین کو جس کے نباتات خشک ہوچکے تھے پھر سے سبزہ زار کردیا ۔

سوال : اس سورت میں بیان کی گئی وہ کون سی قومیں ہیں جن پر رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے عذاب نازل ہوا؟

جواب:حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم اور رَس والوں اور حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم ثمودنے اپنے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا ،اسی طرح حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم عاد اور فرعون نے ، حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ہم قوم لوگوں نے اور حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کے جنگل والوں اور تُبَّع نامی بادشاہ کی قوم نے ، ان سب نے اپنے رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا ۔

سوال : قیامت کے دن جہنم سے کیا سوال ہوگا اور وہ کیا جواب دے گی ؟

جواب: جہنم سے سوال ہوگا کہ کیا تو ان لوگوں سے بھر گئ جنہیں تجھ میں ڈالا گیا ہے ؟ وہ بڑے ادب سے عرض کرے گی: ابھی نہیں بھری بلکہ مجھ میں اور بھی گنجائش ہے۔

سوال: مرنے کے بعد جسم کے مٹی ہو جانے اور دوبارہ بنائے جانے سے متعلق معلومات تحریر فرمائیں ؟

جواب: مرنے کے بعد انسان کا جسم مٹی ہو جائے گا،اس سلسلے میں یاد رہے کہ انسان کبھی خاک نہیں ہوتا بلکہ اس کا بدن خاک ہو جاتا ہے اور وہ بھی سارا بدن نہیں ہوتا بلکہ اس کے کچھ باریک اصلی اجزاء جنہیں ''عُجُبُ الذَّنْب'' کہتے ہیں ،وہ جلتے اور گلتے نہیں بلکہ ہمیشہ باقی رہتے ہیں اور قیامت کے دن انہی اجزا پر جسم کو دوبارہ بنایا جائے گا،جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے ،رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا''انسا ن کے جسم میں ایک ایسی ہڈی ہے جسے مٹی کبھی نہیں کھا سکے گی اور قیامت کے دن اسی پر (بدن کی) ترکیب کی جائے گی ۔صحابہ ٔکرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ ہڈی کون سی ہے؟ ارشاد فرمایا''عُجُبُ الذَّنْب''۔

صَلُّوۡا عَلَي الۡحَبِیۡب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

سورۃ الذٰریٰت

سوال: سورۃ الذٰریٰت کا نام رکھنے کی وجہ اور مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب : ذاریات کا معنی ہے: "خاک بکھیر کر اُڑا دینے والی ہوائیں اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے ان ہواؤں کی قسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اس کا نام " سورہ ذاریات " رکھا گیا ہے۔

مرکزی مضمون: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا اور اس کے مخالف چیزوں جیسے شرک، نبوت کی تکذیب اور حشر و نشر کے انکار کی نفی کی گئی ہے،

سوال : فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کس چیز کی بشارت دی ؟

جواب: حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی۔

سوال :حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معزز مہمانوں کے سامنے کیا پیش کیا ؟

جواب.حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے معزز مہمانوں کہ سامنے ایک موٹا تازہ اور نفیس بچھڑا بھون کر پیش کیا .

سوال : سورہ ذاریات کی آیت نمبر 17 اور 18 میں پر ہیز گاروں کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: پرہیزگار لوگ رات تہجُّد اور شب بیداری میں گزارتے اور رات میں بہت تھوڑی دیر سوتے تھے اور اتنا سو جانے کو بھی اپنا قصور سمجھتے تھے اور رات تہجُّد اور شب بیداری میں گزار نے کے باوجود بھی وہ خود کو گناہگار سمجھتے تھے اور رات کا پچھلا حصہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنے میں گزارتے تھے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الطور}

سوال: سورۃ الطور کا نام رکھنے کی وجہ اور مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: طور ایک پہاڑ کا نام ہے، اس سورت کی ابتدا میں اللہ پاک نے اس پہاڑ کی قسم ارشاد فرمائی ہے ، اس مناسبت سے اس کا نام " سورہ طور "رکھا گیا۔

مرکز مضمون: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و الہ و سلم پر کفار کے اعتراضات کے بڑے پر جلال انداز میں جوابات دیئے گئے ہیں۔

سوال 1: طور کون سا پہاڑ ہے ؟

جواب: جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کلامِ الٰہی سننے کا شرف عطا فرمایا۔

سوال : بیت المعمور کہاں ہے ؟اس پر مختصر مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: بیتُ المعمور ساتویں آسمان میں عرش کے سامنے کعبہ شریف کے بالکل اوپرہے ۔آسمانوں میں اس کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے زمین پر کعبہ مُعَظَّمہ کی حرمت ہے۔یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے اورہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں طواف اور نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں ، پھر کبھی انہیں واپس یہاں آنے کا موقع نہیں ملتا بلکہ ہر روز نئے ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں ۔تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے معراج کی رات ساتویں آسمان میں بیتُ المعمور کو ملاحظہ فرمایا تھا،چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے،سیّد المرسَلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’پھر میرے لئے بیتُ المعمور ظاہر فرمایا گیا ،میں نے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا :یہ بیتُ المعمور ہے،اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں ،جب وہ پڑھ کر نکل جاتے ہیں تو ان کی پھر کبھی باری نہیں آتی۔

سوال : کیا کفار کے لئے جہنم کے عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت ہو گی ؟

جواب:جی نہیں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلانے والے جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے اورجہنم کے خازن کافروں کے ہاتھ گردنوں ، پاؤں اورپیشانیوں سے ملا کر باندھیں گے اور انہیں منہ کے بل جہنم میں دھکیل دیں گے (تو اس دن ان کے لئے خرابی ہے) اور جب وہ آگ میں پہنچ جائیں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے :یہ وہ آگ

ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ یہ اُن سے اس لئے کہا جائے گا کہ وہ دنیا میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جادو کی نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہماری نظر بندی کردی ہے۔اور ان سے کہا جائے گا اس جہنم میں داخل ہوجاؤ،تو اب چاہے اس عذاب پر صبر کرو یا نہ کرو، سب تم پربرابر ہے،نہ کہیں بھاگ سکتے ہو اور نہ عذاب سے بچ سکتے ہو اور یہ عذاب تمہیں اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم دنیا میں کفر و تکذیب کرتے تھے۔

سوال : قرآن کریم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذاتی کلام کہنے والے کفار کو کیا چیلنج کیا گیا ؟

جواب: اللہ تعالیٰ ان پر حجت قائم کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اگر ان کے خیال میں قرآن جیسا کلام کوئی انسان بنا سکتا ہے اور یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات تو بنا کر لے آئیں جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس کے مثل ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ النجم}

سوال: سورۃ النجم کا نام رکھنے کی وجہ اور مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: عربی میں ستارے کو نجم کہتے ہیں نیز یہ ایک مخصوص ستارے کا نام بھی ہے، اللہ پاک نے اس سورت کی پہلی آیت میں " نجم" کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اس کا نام "سورہ نجم " رکھا گیا۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت، رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت اور قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا بیان ہے

سوال: سورۃ النجم کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے " سورہ نجم نازل ہوئی، اس کی تلاوت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سجدہ کیا اور جتنے بھی لوگ آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان میں سے ایک کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، میں نے اس (سجدہ نہ کرنے والے) کو دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کر لیا اور اس (دن) کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا تھا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔

سوال : اللہ پاک کی قدرت اور اس کی شان میں سے کوئی تین باتیں بیان کیجیے۔

جواب: زندگی اور موت دینا ، دن رات کا آنا جانا اور پھلوں کا اُگنا اسکی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

سوال : سورہ نجم کی ابتداء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے ؟

جواب: واقعہ معراج کا کچھ حصہ بیان کیا گیا اور معراج کو جھٹلانے والے مشرکین کا رد فرمایا گیا۔

سوال : اس سورت میں کس قوم کو دوسری قوموں سے زیادہ ظالم اور سرکش کہا گیا ؟

جواب: عاد اور ثمود سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو غرق کرکے ہلاک کیا بیشک وہ ان عاد اور ثمود سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے۔

سوال: واقعہ معراج پڑھیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شب معراج جو مشاہدات کیے ان میں سے چند تحریر کریں؟

جواب: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں حطیم میں آرام کررہا تھا کہ اچانک ایک آنے والا میرے پاس آیا اور میری ہنسلی کی ہڈّی سے لے کر پیٹ کے نیچے تک کا حصّہ چاک کیا۔ میرا دل نکالا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا، اس میں میرا دل زم زم سے دھویا گیا، پھر اسے حکمت سے بھرا گیا، پھر اسے دوبارہ اس کی جگہ رکھا گیا۔ پھر میرے پاس سفید رنگ کا ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا میں اس پر سوار ہوا براق پر سوار ہونے کے بعد بیتُ المقدس کی طرف آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سفر شروع ہوا، اس دوران آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف مقامات پر نماز ادافرمائی اور مختلف مشاہدات کئے،ان میں سے چند کا ذکر کیاجاتاہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیتُ المقدس کی طرف جاتے ہوئے دورانِ سفر تین مقامات پر نمازیں پڑھیں۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر ایک مقام پر حضرت جبرائیل نے عرض کیا :اتریئے اور نماز پڑھ لیجئے! میں نے اُتر کرنماز پڑھی، پھر عرض کیا: معلوم ہے کہ آپ نےکس جگہ نماز پڑھی ہے؟ (پھر کہنے لگے)آپ نے طیبہ(یعنی مدینہ پاک) میں نماز پڑھی ہے، اسی کی طرف آپ کی ہجرت ہو گی۔ پھر ایک اور مقام پر عرض کیا کہ اتر کر نماز پڑھ لیجئے، میں نے اتر کر نماز پڑھ لی، جبریل علیہ السّلام نے عرض کیا: معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟(پھر کہنے لگے) آپ نے طُورِ سیناپر نماز پڑھی ہے جہاں اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ہَم کلامی کا شَرَف عطا فرمایا تھا۔ پھر ایک اور جگہ عرض کیاکہ اتر کر نماز پڑھ لیجئے، میں نے اتر کر نماز پڑھی، جبریل نے عرض کیا: معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ (پھر کہنے لگے) آپ نے بیتِ لَحم میں نماز پڑھی ہے جہاں حضرتِ عیسیٰ علیہ السّلام کی وِلادت ہوئی تھی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ القمر}

سوال: قمر کا معنی کیا ہے اور اس سورت کو " سورہ قمر " کیوں کہتے ہیں ؟ نیز مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: عربی میں چاند کو "قمر" کہتے ہیں، اس سورت کی پہلی آیت میں چاند کے پھٹ جانے کا بیان ہے اس مناسبت سے اس کا نام " سورہ قمر " رکھا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رسالت اور قرآن پاک کی صداقت وغیرہ اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال : قرآن کریم نے گزشتہ قوموں کی ہلاکت کے واقعات کیوں بیان کیے ہیں ؟

جواب: قرآن کریم نے گزشتہ قوموں کی ہلاکت کے واقعات اس لیے بیان کیے تاکہ اگلی قومیں ان سے نصیحت حاصل کریں

سوال : اللہ پاک کا حکم کتنی جلدی واقع ہوتا ہے اس کی کیا مثال بیان کی گئی ہے ؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو وہ ہمارے صرف ایک مرتبہ حکم فرمانے کے ساتھ ہی اتنی دیر میں ہو جاتی ہے جتنی دیر تم میں سے کسی کو پلک جھپکنے میں لگتی ہے۔

سوال: چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: پیارے آقا، تاجدارِ اَنْبیاء صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعْجِزَاتِ مُبارَکہ میں سے مُعْجِزَۂ شَقُّ الْقَمَر ایک بہُت ہی اِیْمان اَفْروز اور عَظِیْمُ الشّان مُعْجِزَہ ہے ۔اَحادیثِ مُبارَکہ میں آتا ہے کہ کُفّارِ مکہ نے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ مُطالَبہ کیا کہ آپ اپنی نَبُوَّت کی صَداقت پر بطورِ دلیل کوئی مُعْجِزَہ اور نشانی دکھایئے۔ تواُس وَقْت آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن لوگوں کو "شَقُّ الْقَمَر" کا مُعْجِزَہ دکھایا تولوگوں کوچاند دو ٹکڑے ہو کر نظر آیا۔ حضرت عبدُ اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اس مَوقَع پر وہیں مَوْجُود تھے اور اُنھوں نے اس مُعْجِزَہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اُن کا بیَان ہے کہ حُضُور،سراپا نُور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اُوپر اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نَظَر آرہا تھا۔ آپ نے کُفّار کو یہ مَنْظَر دِکھا کر اُن سے اِرْشاد فرمایا کہ "گواہ ہو جاؤ،گواہ ہو جاؤ۔

اس حدیثِ پاک کے تحت حَکِیْمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یارخان عَلَیْہِ رَحْمۃُ الْحَنَّان بیان فرماتے ہیں کہ یَمَن کا سَردار حَبِیب ابنِ مالک، اَبُوجَہْل کی دَعْوت پر مکۂ مُعَظَّمہ آیا تھا کہ اِسْلام کا زور کم کرے، لوگوں کو اِسْلام سے روکے، اس نے اَبُوجَہْل وغیرہ کے ساتھ (مل کر) یہ مُطالَبہ کیا تھا کہ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہم کو آسمانی مُعْجِزَہ یعنی چاند دو ٹکڑے کرکے دکھائیں۔ حُضُورِ اَنْوَر(صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے ان سب کو صَفا پہاڑ پر لے جاکر یہ مُعْجِزَہ دکھایا۔ مُفْتی صاحب رَحْمۃُ اللہ تَعالٰی عَلَیْہمزید فرماتے ہیں کہ چاند چِیرنے کا مُعْجِزَہ تَواتُرِ مَعْنَوِی سے اور قرآنِ مجید سے ثابت ہے، رَبّ (عَزَّ وَجَلَّ)، پارہ 27، سُورَۃُ الْقَمر کی آیت نمبر 1 میں اِرشادفرماتاہے: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ تَرْجَمۂ کنز الایمان: پاس آئی قیامت اور شَق ہوگیا چاند۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ الرحمٰن}

سوال: سورۃ الرحمٰن کا نام کس وجہ سے رکھا گیا نیز اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا نام "سورہ رحمن " اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کی ابتدا اللہ پاک کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم "الرحمن" سے کی گئی ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت و قدرت، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نبوت اور کو قرآن مجید کے اللہ پاک کی وحی ہونے پر دلائل بیان کئے گئے ہیں

سوال: سورۃ الرحمٰن کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن (سورہ) رحمن ہے۔ (سبحان اللہ)

سوال : سورہ رحمن میں آیت فَبِاَیِّ الٰآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ کتنی مرتبہ آئی ہے اور اس کا ترجمہ کیا ہے؟

جواب: یہ آیت مبارکہ 31 مرتبہ آئی ہے اور اس کا ترجمہ ہے : تو اے جن و انسان! تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

سوال : سورہ رحمن کی آیت نمبر 9 میں کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے ؟

جواب: اس میں یہ حکم ہوا ہے کہ ،جب تم لوگوں کے لئے کوئی چیز ناپو یا تولو تو انصاف کے ساتھ ناپ تول کرو اور اس چیز کا وزن کم نہ کرو۔

سوال : انسانوں اور جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ؟

جواب : انسانوں کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے ، اور جنات کو بغیر دھویں والی آگ کے خالص شعلے سے پیدا کیا۔

سوال : قیامت کے دن مجرم کسی طرح پہچانے جائیں گے ؟

جواب قیامت کہ دن مجرم اپنے چہروں سے اس طرح پہچانے جائیں گے کہ اُن کے منہ کالے اورآنکھیں نیلی ہوں گی، تو حساب کے بعد جہنم کے خازن انہیں پکڑیں گے اور ان کے ہاتھ گردن سے باندھ دیں گے اور ان کے پاؤں پیٹھ کے پیچھے سے لا کر پیشانیوں سے ملادیں گے، پھر انہیں چہروں کے بل گھسیٹ کرجہنم میں ڈال دیں گے۔

سوال: چاند اور سورج کی اہمیت پر مختصر مضمون تحریر کیجیے۔

جواب: ان نعمتوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر سورج نہ ہوتا تو اندھیرا کبھی ختم ہی نہ ہوتا اور اگر چاند نہ ہوتا تو بہت ساری ظاہری نعمتیں ختم ہو کر رہ جاتیں اور ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ سورج اور چاند مُعیّن اندازے کے ساتھ اپنے اپنے بُروج اور مَنازل میں حرکت کرتے ہیں کیونکہ اگر سورج حرکت کرنے کی بجائے ایک ہی جگہ کھڑ ارہے تو ا س سے کوئی بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور اگر ا س کی گردش لوگوں کو معلوم نہ ہو تو وہ معاملات ٹھیک طرح سے سر انجام نہیں دے سکتے اور ان کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اوقات کے حساب سالوں اور مہینوں کاشمارانہیں کی رفتارسے ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ الواقعہ}

سوال: واقعہ کس کا نام ہے اور اس سورت کا نام واقعہ کیوں رکھا گیا نیز یہ صورت کہاں نازل ہوئی ؟ اور اس میں کتنی آیتیں ہیں ؟ نیز اس کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: واقعہ " قیامت کا ایک نام ہے اور اس سورت کا نام " واقعہ " اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ " الواقعہ " کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ سُوْرَةُ الْوَاقِعَة دو آیتوں " أَفَبِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُمْ مُّدْهِنُونَ " اور "ثلة من الأولين " کے علاوہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں 96 آیتیں ہیں۔اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ پاک کی وحدانیت کے دلائل ، حشر کے احوال اور لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے ۔

سوال: سورۃ الواقعہ کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: (1)نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جو شخص روزانہ رات کے وقت سورہ واقعہ پڑھے تو وہ فاقے سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (2) رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا " اپنی عورتوں کو سورۂ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی (یعنی محتاجی دور کرنے والی سورت) ہے ۔

سوال : اس سورت میں حساب کے وقت لوگوں کی تین قسمیں بیان ہوئی ہیں وہ کون سی ہیں؟

جواب:پہلی قسم ان لوگوں کی ہو گی جو دائیں جانب والے ہوں گے ۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہو گی جو بائیں جانب والے ہوں گے ۔تیسری قسم ان لوگوں کی ہو گی جو دوسروں سے آگے بڑھ جانے والے ہیں ۔

سوال : سیدھی جانب والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟

جواب: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔دوسرا قول یہ ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو یثاق کے دن حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے دائیں جانب تھے۔تیسرا قول یہ ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے دائیں جانب والوں کی شان ظاہر کرنے کے لئے فرمایا کہ وہ کیا ہی اچھے ہیں کہ وہ بڑی شان رکھتے ہیں ،سعادت مند ہیں اور وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

سوال : سبقت کرنے والوں کی کیا جزا بیان کی گئی ہے؟

جواب:وہ جنت میں ایسے تختوں پر ہوں گے جن میں لعل،یاقوت اورموتی وغیرہ جواہرات جڑے ہوں گے اوروہ ان تختوں پر عیش و نَشاط کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے موجود ہوں گے اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مَسرُور اور دل شاد ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے حوروں کی طرح اہلِ جنت کی خدمت کے لئے ایسے لڑکے پیدا کئے ہیں جو نہ کبھی مریں گے،نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ ہی ان میں کوئی (جسمانی) تبدیلی آئے گی،یہ ہمیشہ رہنے والے لڑکے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مقرب بندوں پر خدمت کے آداب کے ساتھ کوزوں ،صراحیوں اور آنکھوں کے سامنے بہنے والی پاک شراب کے جام کے دَور چلائیں گے،وہ شراب ایسی ہے کہ اسے پینے سے نہ انہیں سردرد ہو گااور نہ ان کے ہوش میں کوئی فرق آئے گا (جبکہ دنیا کی شراب میں یہ وصف نہیں کیونکہ اسے پینے سے حواس بگڑجاتے ہیں اور بندے کے اَوسان میں فتور جاتا ہے)اور (شراب پیش کرنے کے ساتھ ساتھ) خدمتگار لڑکے وہ تمام پھل میوے اہلِ جنت کے پاس لائیں گے جووہ پسند کریں گے اوران پرندوں کا گوشت لائیں گے جن کی وہ تمنا کریں گے،اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے مُقرّب اہلِ جنت (کی خدمت)کے لئے بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں ہوں گی اور وہ حوریں ایسی ہوں گی جیسے موتی صَدَف میں چھپا ہوتا ہے کہ نہ تو اسے کسی کے ہاتھ نے چھوا، نہ دھوپ اور ہوا لگی اوراس وجہ سے وہ ا نتہائی صاف اور شفاف ہوتا ہے،الغرض جس طرح یہ موتی اچھوتا ہوتا ہے اسی طرح وہ حوریں اچھوتی ہوں گی۔ یہ بھی مروی ہے کہ حوروں کے تَبَسُّم سے جنت میں نورچمکے گا اور جب وہ چلیں گی تو اُن کے ہاتھوں اور پاؤں کے زیوروں سے تقدیس اور تمجید کی آوازیں آئیں گی اور یاقوتی ہاراُن کے گردنوں کے حسن و خوبی سے ہنسیں گے۔ جنت میں کوئی ناگوار اور باطل بات ان کے سننے میں نہ آئے گی البتہ وہ ہرطرف سے سلام سلام کا قول ہی سنیں گے کہ جنتی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کریں گے،فرشتے اہلِ جنت کو سلام کریں گے اور اللہ ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اُن کی جانب سلام آئے گا

سوال 4 سورۂ واقعہ میں الٹی جانب والوں کے لئے کیا کیا عذابات بیان کئے گئے ہیں ؟

جواب: الٹی جانب والوں کہ لیے تقریباً چار عذاب بیان فرمائے گئے ہیں ۔ (1) وہ جہنم کے اندر ایسی شدید گرم ہوا میں ہوں گے جو کہ مَساموں میں داخل ہو رہی ہو گی۔ (2)وہ وہاں کھولتے پانی میں ہوں گے ۔(3)اس میں شدید سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے ۔(4) وہ سایہ عام سایوں کی طرح نہ ٹھنڈا ہوگا اورنہ ہی خوش منظر اور آرام بخش۔

سوال: سورۂ واقعہ کی آیت نمبر 73 میں آگ کے کتنے اور کون سے فائدے بیان کئے گئے ہیں ؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آگ کے دو فوائد بیان فرمائے: **پہلا فائدہ** یہ ارشاد فرمایا کہ ہم نے اس آگ کوجہنم کی آگ کی یادگار بنایا تاکہ دیکھنے والا اس آگ کو دیکھ کرجہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ **دوسرا فائدہ**

یہ ارشاد فرمایا کہ آگ کو جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع مندبنایا کہ وہ اپنے سفروں میں شمعیں جلا کر،کھانا وغیرہ پکاکر اور خود کو سردی سے بچا کر اُس سے نفع اُٹھاتے ہیں ۔

سوال: بے وضو یا جس پر غسل فرض ہو اس کے لئے قرآن کو چھونا یا پڑھنا کیسا؟

جواب: جس کا وضو نہ ہو اسے قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے جس کو نہانے کی ضرورت ہو(یعنی جس پر غسل فرض ہو) اسے قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یاچولی چھوئے ،یا چھوئے بغیر دیکھ کر یا زبانی پڑھنا ،یا کسی آیت کا لکھنا ،یا آیت کا تعویذ لکھنا ،یا قرآنِ پاک کی آیات سے لکھا تعویذ چھونا ،یا قرآن پاک کی آیات والی انگوٹھی جیسے حروفِ مُقَطَّعات کی انگوٹھی چھونا یا پہننا حرام ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ الحدید}

سوال: حدید کا کیا معنیٰ ہے اور سورۃ الحدید کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں نیز یہ سورت کہاں نازل ہوئی ؟ نیز مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: سورۂ حدید ایک قول کے مطابق مکہ مکرمہ اور ایک قول کے مطابق مدینہ پاک میں نازل ہوئی۔ عربی میں لوہے کو حدید کہتے ہیں اس سورت کے کی آیت نمبر 25 میں اللہ پاک نے حدید یعنی لوہے کے فوائد بیان فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے اس کا نام " سورۂ حدید "رکھا گیا ہے۔

سوال: سورۃ الحدید کی فضیلت کہ متعلق پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سونے سے پہلے المسبحات کو پڑھتے تھے اور آپ نے فرمایا: ان میں ایک آیت ہزار آیات سے افضل ہے۔

مرکزی مضمون: اس میں عقیدے اور ایمان سے متعلق، جہاد اور راہ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں سے متعلق شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں

سوال : سورۂ حدید کی آیت نمبر 3 میں اللہ پاک کی کونسی صفات بیان کی گئی ہیں ؟

جواب: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات بیان ہوئی ہیں ۔

پہلی صفت:وہی اول ہے ۔اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر چیز سے پہلے ہے کہ وہ ا س وقت بھی تھا جب کسی چیز کا وجود نہ تھا،اس کے لئے کوئی ابتداء نہیں ۔

دوسری صفت:وہی آخر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ہلاک اور فنا ہونے کے بعد رہنے والا ہے کہ سب فنا ہوجائیں گے اور وہ ہمیشہ رہے گا، اس کے لئے کوئی انتہا نہیں ۔

تیسری صفت:وہی ظاہر ہے۔ا س سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دلائل وبراہین سے ایسا ظاہر ہے کہ ذرے ذرے میں اس کے وجود پر دلالت کرنے والے دلائل موجود ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔

چوتھی صفت:وہی باطن ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حواس اللہ تعالیٰ کا اِدراک کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں اور یہ پوشیدگی دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

پانچویں صفت:وہی ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہر شے کو ہر طرح سے جانتا ہے۔

سوال : سورۂ حدید کی آیت نمبر 14 میں منافقین کی کتنی اور کون کونسی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب: -منافقین نے اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالا اور گناہوں میں اور اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی میں لگے رہے، اور مسلمانوں کے نقصان کے منتظر رہے اور دینِ اسلام کی حقّانیَّت میں شک کرتے رہے،اور جھوٹی خواہشات نے انہیں دھوکے میں ڈالے رکھا،اور وہ ان باطل امیدوں میں رہے کہ مسلمانوں پر مَصائب آئیں گے تو وہ تباہ ہوجائیں گے،یہاں تک کہ موت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا اوربڑے فریبی شیطان نے انہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے رکھا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حلیم ہے، ان پر عذاب نہ کرے گا اور نہ مرنے کے بعد اُٹھنا ہے نہ حساب ہوگا، وہ اس کے اِس فریب میں آ گئے۔

سوال :سورۂ حدید میں دنیاوی زندگی کی کیا حقیقت بیان ہوئی ہے؟

جواب :اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بارے میں پانچ چیزیں اور ایک مثال بیان فرمائی ہے۔وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:

(1،2)... دنیا کی زندگی توصرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں ۔(3)... دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو کہ عورتوں کا شیوہ ہے۔(4،5)...دنیا کی زندگی آپس میں فخرو غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے ۔ اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دُنْیَوی زندگی کی ایک مثال ارشاد فرمائی کہ دنیا کی زندگی ایسی ہے جیسے وہ بارش جس کا اگایاہواسبزہ کسانوں کواچھا لگتا ہے ، پھر وہ سبزہ کسی زمینی یا آسمانی آفت کی وجہ سے سوکھ جاتا ہے تو تم اس کی سبزی(سبز رنگ) جاتے رہنے کے بعد اسے زرد دیکھتے ہو ،پھر وہ پامال کیا ہوا بے کارہوجاتا ہے۔یہی حال دنیا کی اس زندگی کا ہے جس پر دنیا کا طلبگار بہت خوش ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بہت سی امیدیں رکھتا ہے لیکن وہ انتہائی جلد گزر جاتی ہے ۔ اس دنیا کے مقابلے میں آخرت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب بھی ہے جو دنیا کے طلبگاروں ، لَہْو و لَعب میں زندگی گزارنے والوں اور آخرت سے بے پرواہ لوگوں

کیلئے ہے جو بطورِ خاص کفار ہیں جبکہ دوسری طرف آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور اس کی خوشنودی بھی ہے جو اس آدمی کیلئے ہے جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دی۔ اورحقیقت یہ ہے کہ دنیاکی زندگی تو صرف دھوکے کاسامان ہے۔ دنیا دھوکے کا سامان اس کے لئے ہے جو دنیا ہی کا ہوجائے اور اس پر بھروسہ کرلے اور آخرت کی فکر نہ کرے اور جو شخص دنیا میں رہ کر آخرت کا طلبگار ہو اور دُنْیَوی آسباب سے بھی آخرت ہی کے لئے تعلق رکھے تو اس کے لئے دنیا آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

سوال : لوہے کے فوائد تحریر کیجیے۔

جواب: لوہے کافائدہ یہ ہے کہ اس میں انتہائی سخت قوت ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے اسلحہ اور جنگی ساز و سامان بنائے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کیلئے اور بھی فائدے ہیں کہ لوہا صنعتوں اور دیگر پیشوں میں بہت کام آتا ہے۔

سوال: مغفرت طلب کرنے کے متعلق مختصر نوٹ قرآنی آیات کی روشنی میں تحریر کیجئے۔

جواب: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (۳۱) (پ 18، النور: 31) ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم سب مل کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔اس آیتِ مبارکہ کے تحت یہ معلوم ہوتا ہے کہ استغفار ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے انسان اپنے دلوں سے گناہوں کی سیاہی کو دور کر کے اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی رحمت ﷺ کا فرمان شفقت نشان ہے: ترجمہ: بے شک تانبے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلاء (یعنی صفائی) کرنا استغفار ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ المجادلہ}

سوال : مجادلہ " کا مطلب بیان کیجئے۔

جواب :بحث وتکرار کرنے والی عورت کو عربی میں مجادلہ '' کہتے ہیں، اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت خولہ رضی اللہ عنھا کی رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ظہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ”سورہ مجادلہ '' رکھا گیا۔

مرکزی مضمون: اس میں ظہار اور اس کے کفارے اور چند دیگر چیزوں کے بارے میں شرعی احکام بیان کے کئے گئے ہیں۔

سوال: سورۃ المجادلہ کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عہنانے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں، جس کی سماعت تمہاری تمام آوازوں کو محیط ہے، تو اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی: قَدْ سَمِعَ اللہ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُکَ فِي زوجها بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے۔

سوال : بندوں کے اعمال کے بارے میں سورہ مجادلہ میں کیا فرمایا گیا ہے ؟

جواب :اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام اعمال کو گن رکھا ہے جبکہ وہ لوگ بے فکری اور توجہ نہ ہونے کے سبب دنیا میں کئے ہوئے اپنے اعمال بھول گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے اوراس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔

سوال: ظہار کے مسئلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرنے والی عورت کون تھیں؟

جواب:حضرت خولہ بنت ثِعلبہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا ۔

سوال: جھوٹی قسموں کو اپنی ڈھال بنانے والوں کا کیا انجام ہوگا؟

جواب:اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت و رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ دیں گے اور قیامت کے دن انہیں عذابِ الٰہی سے بچا نہ سکیں گے، وہ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

سوال: سورہ مجادلہ میں بیان کی گئی ایمان والوں کی شان اپنے انداز میں تحریر کیجئے۔

جواب: اللہ تعالیٰ ان کہ دلوں میں ایمان نقش کردے گا، اللہ تعالیٰ روح القدس سے ان کی مدد فرمائے گا، انہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ، وہ خدا کہ گروہ کہلائیں گے وہ خدا والے ہو جائیں گے ،منہ مانگی مرادیں پاؤگے، سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الحشر}

سوال: حشر کا کیا معنیٰ ہے نیز کس مناسبت سے اسے سورۃ حشر کہتے ہیں ؟

جواب: حشر کا معنی ہے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور اس سورت کی دوسری آیت میں بنو نضیر کے یہودیوں کے پہلے حشر یعنی انہیں اکٹھا کر کے مدینے کی سے نکال دیئے جانے کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ حشر" کہتے ہیں۔

مرکزی مضمون: اس میں بنو نضیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ سے جلا وطن کرنے کے بارے میں بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو چند شرعی احکام بتائے گئے ہیں۔

سوال : بنو نضیر کے یہودیوں کو جلا وطن کیوں کیا گیا ؟

جواب: بنو نَضیرْ کے یہودیوں نے خیانت کی اور عہد شکنی کی اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے کی سازشیں کی جس کہ نتیجے میں ان یہودیوں کو جلا وطن کیا گیا ۔

سوال : کیا جنتی اور جہنمی برابر ہیں ؟

جواب: جہنم والے جن کے لئے دائمی عذاب ہے اور جنت والے جن کیلئے ہمیشہ کا عیش اور سَرمَدی راحت ہے،یہ دونوں برابر نہیں بلکہ جنت والے ہی کامیاب ہیں کہ انھوں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا میں گزاری اور آخرت میں اس کی نعمتوں کے مستحق ہوئے جبکہ کفار دونوں جگہ نقصان میں رہے۔

سوال : سورہ حشر کی آیت 21 میں قرآن پاک کی عظمت کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے ؟

جواب: قرآنِ مجید کی عظمت و شان ایسی ہے کہ اگر ہم (اللہ) اسے کسی پہاڑ پر اتارتے اور اُس کو انسان کی سی تمیز عطا کرتے تو انتہائی سخت اور مضبوط ہونے کے باوجود تم اسے ضرور جھکا ہوا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے۔

سوال : سورہ حشر کی آخری تین آیات پڑھنے کی کیا فضیلت ہے ؟

جواب: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ اعوذ باللہ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم " کہا اور سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ

پاک 70 ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شام کے وقت اسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔

سوال: صحابہ کرام علیہ الرضوان کی شان و عظمت اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: *تمام صحابہ جنّتی ہیں *اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہے اور یہ خدا سے راضی ہیں *ان کے لئے جنّت کے باغات ہیں *یہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھی ہیں *کُفّار کے مقابلے میں سخت اور آپس میں نرم دل *عبادت و رکوع و سجدہ کے شوقین *رِضائے الٰہی کے طلب گار *نورانی چہروں والے، پاک دل، پاک سیرت، اصحابِ حکمت، معیاری ایمان والے *راہِ خدا میں جان، مال، گھربار قربان کرنے والے *مومنوں کے مددگار *سچّے ایمان والے *خدا کی طرف سے مغفرت و رزقِ کریم کے مستحق *اُمت میں سب سے افضل *ان کی محبت، نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبت *ان سے بغض، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بُغْض *انہیں تکلیف دینا، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف دینا ہے *ان کی تعظیم فرض، توہین حرام اور ان کے گستاخ، خدا کی گرفت کا شکار ہوں گے۔

اللہ کریم ہمیں دل و جان، زبان و قلم سے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے صدقے ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور جنّت میں ان کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ الممتحنہ}

سوال: سورۃ الممتحنہ کہ کتنے اور کون کون سے نام ہیں تفصیل کہ ساتھ تحریر فرمائیں ؟

جواب: ایک قول کے مطابق اس کا نام "مُمتَحِنہ " ہے جس کا معنی ہے "عورتوں کا امتحان لینے والی سورت۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا نام ممتحنہ " ہے ،یعنی اس سورت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن کا امتحان لیا گیا۔ اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر 10 کے کلمے " فامتحنوھنَّ" سے لیا گیا ہے۔

مرکزی مضمون: اس سورت کے مرکزی مضمون میں مسلمانوں سے معاہدہ کرنے والے اور جنگ نہ کرنے والے مشرکین کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سوال : مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے اور محبت رکھنے سے کیوں منع کیا گیا ہے ؟

جواب: کفار کے ساتھ مسلمان کتنے ہی قسم کہ اچھے سلوک کریں، لیکن انہیں جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہ مسلمانوں سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے ، مارنے اور قتل کرنے کے لئے مسلمانوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے ،مسلمانوں کو گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اوران کی تمنا یہ ہوگی کہ کسی طرح یہ مسلمان کافر ہو جائیں۔ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور اُن سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور اُن کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہیے۔

سوال : کیا کافر قیامت کے دن کسی کے کام آئیں گے ؟

جواب: جی نہیں ۔

سوال : دین کے معاملے میں رشتے داروں کے ساتھ مسلمانوں کو کن کے طریقے کی پیروی کرنے کا کہا گیا ہے ؟

جواب:حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔

کفار کے ساتھ دوستی کی صورتیں اور ان کے آحکام:

آیت نمبر 9 میں کفار کے ساتھ دوستی سے منع کیا گیا،یہاں ان سے دوستی سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے کلام کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

حقیقی موالات: اس کی ادنیٰ صورت قلبی میلان ہے،یہ تمام صورتوں میں ہر کافر سے مُطْلَقاً ہر حال میں حرام ہے البتہ طبعی میلان جیسے ماں باپ،اولادیا خوبصورت بیوی کی طرف غیر اختیاری طور پر ہوتا ہے یہ اس حکم میں داخل نہیں پھر بھی اس تَصَوُّر سے کہ یہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں اور ان سے دوستی حرام ہے

صورۃً موالات: اس کی صورت یہ ہے کہ بندے کا دل کافر کی طرف اصلاً مائل نہ ہو لیکن اس سے برتاؤ ایسا کرے جو بظاہر محبت و میلان کاپتا دیتا ہو۔یہ ضرورت اور مجبوری کی حالت میں صرف ضرورت و مجبوری کی مقدار مُطْلَقاً جائز ہے اور بقدرِ ضرورت یہ کہ مثلاً صرف عدوات کااظہار نہ کرنے سے کام نکلتا ہو تو اسی قدر پر اِکتفاء کرے اور اظہارِ محبت کی ضرورت ہو تو حتّی الامکان پہلودار بات کہے، صراحت کے ساتھ اظہار کرنے کی اجازت نہیں ، اور اگر اس کے بغیر نجات نہ ملے اور دل ایمان پر مطمئن ہو تو صراحت کے ساتھ اظہار کی رخصت ہے اور اب بھی عزیمت یہی ہے کہ ایسا نہ کرے۔

سوال: مستامن، معاہد اور حربی کافر کی تعریفات کیجیے۔

جواب: "**مستامن**" سے مراد وہ غیر مسلم باشندے ہیں جو تجارت یاکسی اور غرض سے کسی اسلامی مملکت میں عارضی طور پر اجازت(ویزہ)لے کرآئے ہوں۔"**معاہد**" سے مراد وہ غیر مسلم افراد ہیں جو اپنے ملک میں رہتے ہوئے مسلمانوں سے شرائط کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرلیں۔نیز اسی طرح وہ غیر مسلم افرد بھی معاہد کہلاتے ہیں جو کسی معاہدے یاشرط کے ساتھ مسلمانوں کے ملک میں عارضی طور پر سکونت اختیار کریں۔اسی طرح ایک مملکت کا دوسری مملکت سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہو یہ بھی اس میں شامل ہے۔"**حربی**"سے مراد وہ کافر ہیں جن سے کسی قسم کا کوئی معاہدہ نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الصف}

سوال: صف کا کیا معنیٰ ہے کس مناسب سے اس کا نام سورۃ الصف رکھا گیا ہے ؟

جواب: صف کا معنی ہے سیدھی قطار اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں مذکور کلمہ "صفًا" کی مناسبت سے اس کا نام " سورۂ صف "رکھا گیا ہے۔ مرکزی مضمون: اس میں "دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم اور مجاہدین کا عظیم ثواب" بیان کیا گیا ہے

سوال : حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت ان کی والدہ کی طرف کی گئی باپ کی طرف کیوں نہیں ؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کہ پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے ان کی نسبت ماں کی طرف کی گئی ۔

سوال : کفار و مشرکین اللہ پاک کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں " اس سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اس سے مراد ہے کہ قرآنِ پاک کو جادو بتا کر دین اسلام کو باطل کر دیں۔

سوال : حضرت عیسی علیہ السلام کس قوم کے نبی تھے ؟

جواب:بنی اسرائیل کے نبی تھے.

سوال: ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے متعلق حضرت عیسی علیہ السلام نے جو بشارت دی ہے اسے اپنے انداز میں تحریر کیجیے۔

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں اس عظیم رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام احمد ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الجمعہ}

سوال: سورۃ الجمعہ کو کس مناسبت سے جمعہ کہتے ہیں نیز اس کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے اور اس دن سورج ڈھلنے کے بعد جو نماز ادا کی جاتی ہے اسے نماز جمعہ کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں موجود لفظ "الجمعۃ" کی مناسبت سے اس سورت کا نام " سورہ جمعہ " رکھا گیا ہے۔

اس سورت کا مرکزی مضمون " نماز جمعہ کا حکم ہے، ابتدا میں اللہ پاک کی تسبیح و تقدیس اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے۔اللہ پاک کا اپنی مخلوق پر بڑا فضل ہے کہ اس نے ان کی ہدایت کے لیے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

سوال: سورۃ الجمعہ کی فضیلت پر احادیث مبارکہ بیان کریں ؟ ۔

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں : حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔

سوال: کیا صرف انسان ہی اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں ؟

جواب: آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزیں اس اللہ تعالیٰ کی ہر نقص و عیب سے پاکی بیا ن کرتی ہیں۔

سوال: سورۃ جمعہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون سے اوصاف بیان کیے گئے ہیں ؟

جواب: وہی اللہ ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جس کے نسب و شرافت کو وہ اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں ،ان کا نامِ پاک محمد مصطفی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے،وہ ان کے سامنے قرآنِ مجید کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں جن میں رسالت، حلال و حرام اور حق و باطل کا بیان ہے ،انہیں باطل عقیدوں ،مذموم اَخلاق، دورِ جاہلیّت کی خباثتوں اور قبیح اَعمال سے پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت(یعنی قرآن ،سنت اور فقہ یا شریعت کے اَحکام اور طریقت کے اَسرار) کا علم عطا فرماتے ہیں اور بیشک لوگ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے کہ شرک ،باطل عقائد، اور خبیث اَعمال میں گرفتار تھے اور انہیں کامل مرشد کی شدید حاجت تھی۔

سوال: جمعہ کہ دن پہلی آذان کہ بعد خرید و فروخت کرنا کیسا ؟

جواب: جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی جمعہ کی سعی یعنی جمعہ کی تیاری لازم ہوجاتی ہے لہذا جس پر جمعہ لازم ہے اسے جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خرید و فروخت کرنا، جائز نہیں۔

سوال: موت کی تمنا کرنا کب درست ہے اور کب منع ؟

جواب: اَحادیث میں موت کی تمنا کرنے سے منع کیا گیا ہے ،چنانچہ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے نیک شخص تو اس لئے کہ شاید وہ مزید نیکیاں کرلے اور گناہگار اس لئے کہ شاید وہ توبہ کرلے۔البتہ اگر مجبوری میں موت کی آرزو کرنی ہی پڑے تو حدیث پاک میں اس کا طریقہ بھی ارشاد فرمایا گیا ہے ،چنانچہ حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا’’ تم میں سے کوئی آئی ہوئی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، پھر اگر کرنی ہی پڑ جائے تو یوں کہے:اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورة المنافقون}

سوال: سورۃ المنافقون کا نام رکھنے کی وجہ بیان کریں نیز مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کی ابتدا میں منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور مسلمانوں سے متعلق ان کا موقف ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اس کو سورۃ منافقون " کہتے ہیں مرکزی مضمون: منافقوں کے نفاق اور ان کی بری عادات کو بیان کیا گیا ہے۔

سوال : سورہ منافقون کی روشنی میں بتائیے کہ عزت کس کے لئے ہے؟

جواب :عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے ۔

سوال : سورہ منافقون میں مال اور اولاد کے متعلق ایمان والوں کو کیا نصیحت کی گئی ہے ؟

جواب: ایمان والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے کہ اے ایمان والو! منافقوں کی طرح تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کردے اور جوایسا کرے گا کہ دنیا میں مشغول ہو کر دین کو فراموش کردے گا، مال کی محبت میں اپنے حال کی پروا ہ نہ کرے گا اور اولاد کی خوشی کیلئے آخرت کی راحت سے غافل رہے گاتو ایسے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں کیونکہ اُنھوں نے فانی دنیا کے پیچھے آخرت کے گھرکی باقی رہنے والی نعمتوں کی پرواہ نہ کی۔

سوال : اگر موت کا وقت آجائے تو کیا اسے ٹالا جا سکتا ہے؟

جواب: جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجائے گا تو وہ ہر گز کسی جان کو مہلت نہ دے گا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ التغابن}

سوال: تغابن کا کیا معنٰی ہے کس مناسبت سے اسے سورۃ التغابن کہتے ہیں ؟ نیز اس کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: تغابن کا لفظی معنی ہے خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا اور یہ قیامت کے دن کا ایک نام بھی ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر 9 میں بتایا گیا کہ قیامت کا دن یوم التغابن یعنی نقصان اور خسارے کا دن ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ تغابن" کہتے ہیں۔ مرکزی مضمون: عقائد سے متعلق امور" بیان کئے گئے ہیں

سوال : سورۃ تغابن کی پہلی آیت میں اللہ پاک کی کیا شان بیان ہوئی ہے؟

جواب: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی چار شانیں بیان ہوئی ہیں ،(1) جو کچھ آسمانوں اورزمین میں موجود ہے سب اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔(2) اسی کی بادشاہت ہے اور وہ اپنی بادشاہت میں جیسے چاہے تَصَرُّف فرماتا ہے ،اِس میں اُس کا نہ کوئی شریک ہے نہ حصہ دار۔(3) تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں کیونکہ سب نعمتیں اسی کی ہیں ۔ (4) وہ ہر چیز پر قادر ہے اورکسی مانع اور رکاوٹ کے بغیر جو چاہتا ہے جیسا چاہتا ہے کرتا ہے۔

سوال : تمام مخلوق میں سب سے اچھی صورت کس کی بنائی گئی ہے ؟

جواب: تمام مخلوق میں سب سے اچھی صورت انسان کی بنائی گئی ہے۔

سوال : کیا مال اور اولاد بھی آخرت کی بربادی کا سبب بنتے ہیں ؟

جواب: جی ہاں (1) جو بیوی بچے اللہ تعالیٰ کی اطاعت ، نماز، حج اور ہجرت سے روکیں وہ ایک اعتبار سے ہمارے دشمن ہیں کہ ہماری آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں اور دشمن وہی ہوتا ہے جو نقصان پہنچائے،لہٰذا ان کی بات نہیں ماننی چاہیے (2) ہمارا وہ رشتہ دار جو اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے روکے وہ دشمن ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

{سورۃ الطلاق}

سوال: سورۃ الطلاق کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں؟

جواب: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے، اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں۔ اس سورت میں چونکہ طلاق اور اس کے بعد کے یعنی عدت کے احکام بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس سورت کا نام " سورہ طلاق " رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے مرکزی مضمون میں " ازدواجی زندگی کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔

سوال : "رجوع " سے کیا مراد ہے ؟

جواب۔ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو (شوہر اپنی بیوی کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ صاف لفظوں میں طلاق دے دے اور اس کے ساتھ کوئی اور لفظ استعمال نہ کرے، جس کا مفہوم یہ ہو کہ وہ فوری طور پر نکاح کو ختم کر رہا ہے۔)،عدت کے اندر اسے پہلے نکاح پر باقی رکھنا ''رجوع'' کہلاتا ہے۔

سوال : حاملہ عورت کی عدت کیا بیان ہوئی ہے؟

جواب: حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل (بچہ جننے) تک ہوتی ہے ، خواہ طلاق کی عدت ہو یا وفات کی ، ان کی عدت کے لئے کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے ، لہٰذا طلاق واقع ہونے یا شوہر کی وفات کے چند دن ، بلکہ چند لمحات کے بعد بھی بچے کی ولادت ہو جائے ، تو عورت کی عدت پوری ہو جائے گی۔

سوال : سورۂ طلاق میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کیا شان بیان ہوئی ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو کفر اور جہالت کے اندھیروں سے ایمان اور علم کے نور کی طرف لے جاتے ہیں۔

سوال: تقویٰ کی تعریف بیان کیجیے اور تقویٰ کی فضیلت پر ایک حدیث تحریر کیجیے۔

جواب: آخرت میں نقصان دینے والے کام سے بچنا''تقویٰ وپرہیزگاری '' ہے اور بچنے والے کو متّقی و پرہیزگار کہتے ہیں۔پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جب کسی کولشکر کا امیر مقرر فرماتے تو اُسے خاص طور پر تقویٰ اپنانے اور مسلمانوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی وصیت فرماتے۔

{سورۃ التحریم}

سوال: سورۃ التحریم کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: تحریم کا معنی ہے کسی چیز کو حرام ٹھہرانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت کے کلمے "لِمَ تُحَرِّمُ" سے لیا گیا ہے۔ اس سورت کا مرکزی مضمون " نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ازواج مطہرات سے متعلق " ہے۔

سوال : توبۃ النصوح کسے کہتے ہیں ؟

جواب:توبہ ِنصوح یہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔

سوال : کیا اللہ پاک کے علاوہ بھی کوئی کسی کی مدد کر سکتا ہے ؟

جواب .جی ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام، نیک ایمان والے اور ان کی مدد کے بعد فرشتے بھی مددگار ہیں

سوال :: سورۂ تحریم کی آیت نمبر 6 میں ایمان والوں کو کیا حکم دیا گیا ہے ؟

جواب: اے ایمان والو!اللہ تعالیٰ اور ا س کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اختیار کرکے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر،اپنے گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کرکے اور انہیں علم و ادب سکھا کراپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کواس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (یہاں آدمی سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں)۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الْمُلْك}

سوال: سورۃ الملک کہ کون کون سے نام ہیں نیز اس کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب : اس سورت کے کئی نام ہیں، پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت و باد شاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے سورۃ ملک کہتے ہیں۔ اس کے سورت کی پہلی آیت میں لفظ "تبٰرک" ہے اس مناسبت سے اسے سورہ تبارک بھی کہتے ہیں۔ یہ سورت چونکہ عذاب سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے سورۃ مُنْجِیہ، واقیہ اور مانِعَہ بھی کہتے ہیں۔اس سورت کے مرکزی مضمون میں اسلام کے بنیادی عقائد (جیسے اللہ پاک کی وحدانیت ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت، قرآن کریم کی حقانیت ، حشر و نشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزا و سزا) کو مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال : آیت نمبر 2 میں عمل کے احسن ہونے سے کیا مراد ہے ؟

جواب: اس سے مراد کون زیادہ فرمانبردار ، مخلص اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرنے والا ہے۔

سوال : سورہ ملک کی روشنی میں ستاروں کے فواد تحریر کیجیے۔

جواب: ان ستاروں کوشیطانوں کے لیے مارنے کا ذریعہ بنایا کہ جب شَیاطین آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چُرانے پہنچیں تو ستاروں سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے ۔

سوال : پرندوں کو اڑنے کی طاقت کس نے عطا کی ؟ آیت 19 کی روشنی میں بتائیے۔

جواب: اللہ تبارک وتعالیٰ نے دی ہے .

سوال : زندگی اور موت کی حکمت تحریر فرمائیں ؟

جواب: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا تاکہ دنیا کی زندگی میں وہ اپنے اَحکامات اور ممنوعات کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے کہ کون زیادہ فرمانبردار ، مخلص اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرنے والا ہے اور کوئی اپنے برے اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتا کیونکہ وہ غالب ہے اور گناہگاروں میں سے جو توبہ کرے اسے وہ بخشنے والا ہے۔

{سورۃ القلم}

سوال: سورۃ القلم کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے قلم کی قسم ارشاد فرمائی ہے ، اس مناسبت سے اس کا نام " سورۃ قلم " رکھا گیا۔اس سورت کا ایک نام "سورہ نون " بھی ہے

مرکزی مضمون: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت و شان کو بیان کیا گیا ہے۔

سوال: مداہنت کیا ہے ؟

جواب۔مُداہَنَت یہ ہے کہ اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا جیسے لالچ کی وجہ سے یا کسی کے مرتبے کی رعایت کرتے ہوئے اسے برائی سے منع نہ کرنا یا منع کرنے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اس کی برائی کو دل میں برا نہ جاننا۔

سوال : "حلاّف کسے کہتے ہیں اور بہت زیادہ قسمیں کھانا کس کی صفت ہے ؟

جواب۔حلاّف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔بہت زیادہ قسمیں کھانا کفار اور یہ ولید بن مغیرہ کی بھی ،جبکہ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ صفت اسود بن عبد یَغُوث ،یا اخنس بن شریق ،یا ابو جہل بن ہشام کے ہیں کی صفت ہے ۔

سوال : سورہ قلم کی آیت نمبر 12 میں کافر کے کتنے اور کون کون سے عیب بیان ہوئے ہیں ؟

جواب اس آیت میں تین عیب بیان کئے گئے ہیں: (1)... وہ بھلائی سے بڑا روکنے والا ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ وہ(ایسا) بخیل ہے کہ نہ خود نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے اور نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دیتا ہے۔(2) لوگوں پر ظلم کرنے میں حد سے بڑھنے والا ہے۔(3) سخت گناہگار ہے۔

سوال : کیا کافر اور مسلمان برابر ہیں ؟

جواب: کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں ۔

سوال : نافرمانیوں کے باوجود دنیاوی نعمتیں ملتی رہنا کیسا ؟

جواب.نافرمانیوں کے باوجود دنیاوی نعمتیں ملتی رہنا یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ڈھیل ہوتی ہے کہ بندہ کسی نا کسی طرح اپنی نافرمانی سے باز آجائے ۔

سوال: باغ والوں کا واقعہ:

جواب: اس باغ کا نام ضردان تھا ، یہ باغ یمن کے شہر صنعاء سے دو فرسنگ(یعنی 6میل) کے فاصلے پر سرِراہ واقع تھا ۔اس باغ کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فُقراء کو دیتا تھا،اس کی عادت یہ تھی کہ جب باغ میں جاتا تو فقراء کو بلالیتا اورتمام گرے پڑے پھل فقراء لے لیتے ۔پھر باغ میں بستر بچھادیئے جاتے اورجب پھل توڑے جاتے تو جتنے پھل بستروں پر گرتے وہ بھی فقراء کو دے دیئے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی وہ دسواں حصہ فقراء کو دے دیتا، اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقراء کے حقوق بہت زیادہ مقرر کئے ہوئے تھے۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہوجائیں گے۔اس پر انہوں نے آپس میں مل کر قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو۔انہوں نے صبح سویرے پھل توڑنے کی قسم کھائی اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے۔ پھر یہ لوگ تو قسمیں کھا کر سوگئے اور اس باغ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات میں ایک آگ آئی جو اسے تباہ کر گئی اور صبح کے وقت تک وہ باغ جل کرسیاہ رات کی طرح ہوگیا اوران لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی ۔یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے اوروہ اپنے آپ کو اس ارادہ پرقادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے کہ کسی مسکین کو اندرنہ آنے دیں گے اور وہ تمام پھل اپنے قبضہ میں لائیں گے ۔پھر جب باغ کے قریب پہنچے اور انہوں نے اس باغ کو دیکھا کہ وہ جل چکا ہے اور اس میں پھل کا نام ونشان نہیں توکہنے لگے:بیشک ہم کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے ۔پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خوداس کے پھل سے محروم ہوگئے ہیں ۔ ان میں سے جو عقلمند تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے اور اس برے ارادے سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ؟ اس پرسب نے کہا:ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ پاک ہے ،بیشک ہم ظالم تھے ، اوراس وقت وہ ملامت کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے

اور آخر کار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے تجاوُز کرگئے۔وہ کہنے لگے: ہائے ہماری خرابی، بے شک ہم سرکش تھے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا اور اپنے باپ دادا کے نیک طریقے کو چھوڑدیا، امید ہے کہ ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس سے بہتر بدل دے ،اب ہم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں اور اس کے عَفْوو کرم کی امید رکھتے ہیں ۔ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام ''باغِ حیوان'' تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ اَلْحَآقَّۃ}

سوال : اس سورت کا نام "حاقہ کیوں رکھا گیا نیز اس سورت کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں؟

جواب .حاقہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے ، اس کا معنی ہے یقینی طور پر واقع ہونے والی، چونکہ اس سورت کو اسی نام کے سوال کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اس لئے اسے سورۂ حاقہ " کہتے ہیں مرکزی مضمون: اس سورت کے مرکزی مضمون میں " قیامت کی ہولناکیوں، قرآن مجید کے اللہ پاک کا کلام ہونے اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کفار کے تمام الزامات سے بری ہونے کا بیان ہے۔

سوال : سورۂ حاقہ میں کن دو قوموں کا ذکر ہے اور وہ کس طرح ہلاک ہوئیں ؟

جواب .دو قوموں نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ثمود نے اور حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم عاد نے طرح طرح کی دہشتوں اور ہولناکیوں سے دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو جھٹلایا تو (دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ اس جرم کی وجہ سے بھی) قومِ ثمود کے لوگ تو شدّت میں حد سے گزری ہوئی چنگھاڑیعنی سخت ہَولناک آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عادکے لوگ انتہائی سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے اور وہ لوگ اپنی طاقت اور قوت کے باوجود بھی اس آندھی کو روک نہ سکے۔

سوال : قوم عاد پر کس طرح عذاب آیا تھا ؟

جواب: -اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے قومِ عاد پر ماہِ شوال کے آخر میں اور انتہائی تیز سردی کے موسم میں ایک بدھ سے دوسرے بدھ تک لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن وہ آندھی پوری قوت کے ساتھ مُسَلَّط کردی ۔

سوال : قیامت کے دن عرش الٰہی کو کتنے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے ؟

جواب.اس دن آٹھ فرشتے الل عَزَّوَجَلَّ کا عرش اپنے سروں کے اوپر اٹھائیں گے۔

سوال : کیا قیامت کے دن مال و دولت کام آئے گا؟

جواب:جس کانامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ جب اپنے نامۂ اعمال کو دیکھے گا اور اس میں اپنے برے اعمال لکھے ہوئے پائے گا تو شرمندہ و رُسوا ہو کر کہے گا: اے کاش کہ مجھے میرا نامۂ اعمال نہ دیا جاتا اور میں نہ جانتا کہ میرا

حساب کیا ہے۔ اے کاش کہ دنیا کی موت ہی ہمیشہ کیلیئے میری زندگی ختم کردیتی اور مجھے حساب کیلیئے نہ اُٹھایا جاتا اور اپنا اعمال نامہ پڑھتے وقت مجھے یہ ذلت و رسوائی پیش نہ آتی ۔ میرا وہ مال جو میں نے دنیا میں جمع کیا تھامیرے کچھ کام نہ آیا اور وہ ذراسا بھی میرا عذاب ٹال نہ سکا ۔میرا سب زور جاتا رہا اور میں ذلیل و محتاج ہو کر رہ گیا۔

سوال: سیدھے اور الٹے ہاتھ میں اعمال نامہ دیئے جانے والے کون لوگ ہیں ؟

جواب: جسے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا تو وہ عذاب سے محفوظ رہنے اور ثواب ملنے کی وجہ سے بلند باغ میں پسندیدہ زندگی میں ہوگا ،اس کے پھل کھانے والے کے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے بآسانی لے سکے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم نے جو نیک اعمال آخرت کیلیئے کئے ان کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اورپیو۔{ الٹے ہاتھ والے کا نامہ اعمال کا ذکر اوپر گزر چکا ہے ۔}

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي الله تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ المعارج}

سوال: سورۃ المعارج کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: معارج کا معنی ہے بلندیاں اور اس سورت کی تیسری آیت میں مذکور لفظ " معارج کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ معارج رکھا گیا۔ اس سورت کے مرکزی مضمون میں "قیامت، کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جزا و حساب اور عذاب جہنم کی کیفیت " بیان کی گئی ہے۔

سوال : کیا مومن اور کافر دونوں کو قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا لگے گا ؟

جواب . کفار پر وہ عذاب قیامت کے دن ہوگا جس کی مقدار دُنْیَوی سالوں کے حساب سے پچاس ہزار سال ہے۔جبکہ مومن کیلئے وہ دن دنیا میں ادا کی جانے والی ایک فرض نماز سے بھی کم ہوگا۔

سوال : کیا کوئی کافر کچھ دے کر عذاب سے بچ سکے گا؟

جواب .اس دن کافر کا حال یہ ہو گا کہ وہ یہ آرزو کرے گا : کاش!قیامت کے دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں مجھ سے میرے (محبوب ترین) بیٹے لے لئے جائیں ، اور (زندگی بھر) میرا ساتھ نبھانے والی بیوی لے لی جائے اور دنیا میں (ہر طرح سے) میری مدد کرنے والے میرے بھائی لے لئے جائیں اور میرا وہ کنبہ لے لیا جائے جو مجھے اپنے پاس جگہ دیتا تھا، حتّٰی کہ وہ یہ تمنا کرے گا کہ جتنے لوگ زمین میں ہیں سب اس کے ماتحت ہوں اور وہ ان سب کوفدیے میں دیدیے اورپھر یہ بدلہ دینا اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالے۔

سوال : سورۃ معارج میں کتنے اعلیٰ اوصاف کا ذکر آیا ہے ؟

جواب : آٹھ اعلیٰ اوصاف کا ذکر آیا ہے ۔

سوال: حرص پر مختصر نوٹ لکھیں ؟

جواب: تعریف: ’خواہشات کی زیادتی کے اِرادے کا نام حرص ہے اوربُری حرص یہ ہے کہ اپنا حصہ حاصل کرلینے کے باوجود دوسرے کے حصے کی لالچ رکھے ۔ یا کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو حرص ،اور حرص رکھنے والے کو حریص کہتے ہیں۔ حِرْص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور کچھ باعثِ

عذاب جبکہ کچھ کام محض مُباح (یعنی جائز) ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عِتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر کوئی اچھی نیت سے کرے تو وہ ثواب کا مستحق اور اگر بُرے اِرادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے ، یوں بنیادی طور پر حرْص کی تین قسمیں بنتی ہیں : (۱) حرْصِ محمود (یعنی اچھی حرْص) (۲) حرْصِ مذموم (یعنی بُری حرْص) (۳) حرْصِ مباح (یعنی جائز حرْص)، لیکن اگر اس حرْص میں اچھی نیت ہوگی تویہ حرْص محمود بن جائے گی اور اگر بُری نیت ہوگی تو مذموم ہو جائے گی ۔

حدیث مبارکہ، ابن آدم کی حرص: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ''اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دووادیاں بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کرے گا اورابن آدم کاپیٹ قبر کی مٹّی ہی بھر سکتی ہے۔

کونسی حرص محمود ہے؟ رضائے الٰہی کے لئے کئے جانے والے نیک اَعمال اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کو جنت میں لے جائیں گے ،لہٰذا نیکیوں کی حرص محمود (یعنی پسندیدہ) ہوتی ہے مثلاً نماز، روزہ، حج ،زکوٰۃ ،صدقہ وخیرات، تلاوت، ذکر اللہ، دُرُودِ پاک، حصولِ علمِ دین ، صِلہ رحمی ،خیرخواہی اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی حرص محمود ہے۔

کن چیزوں کی حرص مذموم ہے؟۔ جس طرح گناہوں کا اِرْتکاب ممنوع ہے اسی طرح ان کی حرْص بھی ممنوع و مذموم ہوتی ہے کیونکہ اس حرْص کا اَنجام آتشِ دوزخ میں جلنا ہے مثلاًرشوت ،چوری، بدنگاہی،زِنا،اِغلام بازی،اَمرَد پسندی ،حُبِّ جاہ، فلمیں ڈرامے دیکھنے،گانے باجے سننے ،نشے ، جُوئے کی حرْص ،غیبت، تُہمت، چُغلی، گالی دینے ، بدگمانی ، لوگوں کے عیب ڈھونڈنے اور انہیں اُچھالنے ودیگر گناہوں کی حرْص مذموم ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ نوح}

سوال: سورۃ نوح کا مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کی کیا گیا ہے۔

سوال : حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کسی چیز سے ڈرایا اور کیا حکم دیا؟

جواب. حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ’’اے میری قوم!میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کھلاڈر سنانے والا ہوں اور تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اوراس کی نافرمانیوں سے بچ کراس سے ڈروتا کہ وہ تم پر غضب نہ فرمائے اور ان تمام باتوں میں میرا حکم مانو جنہیں کرنے کا کہوں اور جنہیں کرنے سے منع کروں ۔ اگر تم نے میرے احکامات کی تعمیل کی اور جو چیزیں دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں ، تم نے ان کی تصدیق کی تو اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ وہ گناہ بخش دے گا جو تم سے ایمان لانے تک صادر ہوئے ہوں گے یا وہ گناہ بخش دے گا جو بندوں کے حقوق سے متعلق نہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ موت کے وقت تک تمہیں مہلت دے گا کہ اس دوران تم پر قحط وغیرہ کی صورت میں کوئی عذاب نہ فرمائے گا لہٰذا تم عذاب آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کرنے میں جلدی کر لو کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آجاتا ہے تو اسے مُؤخَّر نہیں کیا جاتا ، اگر تم اس بات کو جانتے تو ضرور ایمان لے آتے۔

سوال : حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کس انداز میں تبلیغ فرمائی؟

جواب : حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: ’’اے لوگو! تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے مغفرت طلب کروتاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت میں مشغول ہونا خیر و برکت اور وسعت ِرزق کا سبب ہوتا ہے اور کفر سے دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے، بیشک اللہ تعالیٰ اُسے بڑا معاف فرمانے والا ہے جو (سچے دل سے) اس کی بارگاہ میں رجوع کرے، اگر تم توبہ کر لو گے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت کا اقرار کرکے صرف اسی کی عبادت کرو گے تو وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا

اور مال اور بیٹوں میں اضافے سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنائے گا تاکہ ان سے تم اپنے باغات اور کھیتیوں کو سیراب کرو۔

سوال : حضرت نوح علیہ السلام نے ایمان والوں اور کافروں کیلئے کیا دعا فرمائی ؟

جواب.اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، مجھے اور میرے ماں باپ کو اور میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہونے والے کو اور قیامت تک آنے والے سب مسلمان مَردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرما دے۔اور فرمایا اے میرے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ، زمین پر ان لوگوں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ جنھوں نے تیرے ساتھ کفر کیا اور تیری طرف سے آنے والے احکامات کا انکار کیا۔بیشک اگر تو ان سب کو یا ان میں سے بعض کو زمین پر چھوڑدے گا اور ہلاک نہ فرمائے گا تویہ تیرے بندوں کو راہِ حق سے گمراہ کردیں گے اوریہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار اوربڑی ناشکری ہوگی۔

سوال: قوم نوح پر عذاب آنے کی وجہ اور اس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے چند جملوں میں تحریر کیجیے

جواب: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اپنی خطاؤں کی وجہ سے طوفان میں ڈبودیئے گئے۔ ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی نصیحت اور عبرت ہے جو نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مصروف رہتے ہیں کیونکہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر طوفان کا عذاب آنے کی وجہ ان کے گناہ تھے، لہٰذا گناہ کرنے والوں کو ڈر جانا چاہیئے کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی بھی دنیا میں ہی گرفت نہ فرما لے،پھر انہیں قبر و آخرت کے عذاب میں مبتلا کر دے اور اگر گناہوں کی وجہ سے ایمان برباد ہو گیا اور کفر کی حالت میں موت واقع ہوئی تو پھر ہمیشہ کے لئے جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِیب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ الجن}

سوال: سورۃ الجن کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت میں جنات کے احوال اور ان کے اقوال ذکر کیے گئے ہیں اس مناسبت سے اس کا نام "سورۃ جن رکھا گیا۔اس سورت کے مرکزی مضمون میں " جنات سے متعلق حقائق کی خبر دی گئی ہے۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے جنات آسمان دنیا پر کس لئے جاتے تھے ؟

جواب:آسمان والوں کا کلام سننے کیلیئے آسمانِ دنیا پر جاتے تھے ۔

سوال 2 کیا انسانوں کی طرح جنات میں بھی مختلف گروہ ہوتے ہیں ؟

جواب: جی ہاں ، مسلمان، کافر، نیک بد ہر طرح کہ جنات ہیں ۔

سوال : کیا کا فر جن بھی جہنم میں جائیں گے؟

جواب:جی ہاں کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے اور یاد رہے کہ جِنّات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلاء کر دے یا جِنّات کی ہَیئَت تبدیل کر کے انہیں عذاب دے لہٰذا یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب جِنّات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں تو انہیں آگ سے عذاب کیسے ہو گا۔

سوال: اللہ و رسول کا حکم نہ ماننے والے کی کیا سزا بیان کی گئی ہے ؟ سورۃ جن کی روشنی میں بتائیے۔

جواب: بیشک ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

سوال : کیا اللہ پاک اپنے رسولوں علیہ السلام کو علم غیب عطا فرماتا ہے ؟

جواب:جی ہاں ، ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے اُس غیب پر جس کا علم اس کے ساتھ خاص ہے ،اپنے پسندیدہ رسولوں کے علاوہ کسی کو کامل اطلاع نہیں دیتا جس سے حقیقتِ حال مکمل طور پر مُنکشف ہو جائے اور اس کے ساتھ یقین کا اعلیٰ درجہ حاصل ہو (اور رسولوں کو) ان میں سے بعض غیوب کا علم، کامل اطلاع اور کشفِ تام کے

ساتھ اس لئے دیتا ہے کہ وہ علمِ غیب ان کے لئے معجزہ ہو اور اللہ تعالیٰ ان رسولوں کے آگے پیچھے پہرے دار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شیطان کے اِختلاط سے ان کی حفاظت کرتے ہیں

سوال: جنات سے متعلق پانچ باتیں تحریر کیجیے

جواب حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (جِنّات) کے وُجود کا اِنکار یا بدی کی قوت کا نام جِنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔لغت میں جِن چھپے ہوئے، ڈھانپے ہوئے اور خفی کو کہتے ہیں، جن کو اسی لئے جن کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے چھپا ہوتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں لوگ فرشتوں کو بھی جن کہا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے تھے **جنّات کی قسمیں**: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنات کی مختلف شکلوں کے بارے میں فرمایا: جنات کی تین قسمیں ہیں: اوّل: جن کے پر ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں، دوم: سانپ اور کتے اور سوم: جو سفر اور قیام کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

طالب دعا محمد افضل رضا عطاری باب الاسلام سندھ گھوٹکی متعلم فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{سورۃ المزمّل و سورۃ المدثر}

سوال : "مزمل" کا معنی کیا ہے ؟

جواب:مزمل کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا ، اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یا أَيُّهَا المزمل فرما کر ندا کی ہے، اس مناسبت سے اسے سورۃ مزمل " کہتے ہیں۔ اس سورت کے مرکزی مضمون میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عبادت وظائف اور اذکار سے متعلق کلام " کیا گیا ہے،

سوال : ترتیل کے ساتھ تلاوت قرآن سے کیا مراد ہے ؟

جواب.اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جُدا جُدا رہیں ،جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات (اور مدّات) کی ادائیگی کا خاص خیال رہے

سوال : سورہ مزمل میں رات کے قیام کے ساتھ ساتھ مزید کن نیکیوں کا حکم دیا گیا ہے ؟

جواب . قرآن پاک کی تلاوت کرنا ، بخشش مانگنا، نماز قائم کرنا، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا ۔

سوال : " مدثر " کا معنی و مناسب بیان کیجئے۔

جواب .مدثر کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا، اس سورت کی پہلی آیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ و سلم کو اس وصف سے مخاطب کیا گیا اس مناسبت سے اسے "سورہ مدثر کہتے ہیں۔اس سورت کے مرکزی مضمون میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دین اسلام کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے اور مشرک سرداروں کو عذاب جہنم سے ڈرایا گیا ہے اور جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

سوال : جہنم پر کتنے فرشتے مقرر کئے گئے ہیں ؟

جواب .اس پر 19 فرشتے حضرت مالک عَلَيْهِ السَّلَام اور ان کے اٹھارہ ساتھی داروغہ کے طور پر مقرر ہیں ۔

سوال : سورۃ مدثر کی آیت 28 اور 29 میں جہنم کی کون سی صفات بیان ہوئی ہیں؟

جواب .وہ ایسی جگہ ہے کہ عقل اس کی شدت اور سختی کا اندازہ نہیں لگا سکتی، وہ نہ کسی عذاب کے مُستحق کو چھوڑے گی اور نہ کسی کے جسم پر گوشت پوست کھال لگی رہنے دے گی، بلکہ عذاب کے مُستحق کو گرفتار کرے گی اور گرفتار کو جلائے گی اور ایسا نہیں ہو گا کہ ہلاک ہونے کے بعد معاملہ ختم ہو جائے گا بلکہ جب اس میں داخل لوگ جل جائیں گے تو پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے جیسے پہلے تھے اور جہنم پھر انہیں جلائے گی،وہ جہنم تو جلا کر آدمی کی کھال اتارلینے والی ہے

سوال : نصیحت سے منہ موڑنے والے کفار کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے ؟

جواب .کفار کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جس طرح شیر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتاہے اسی طرح یہ لوگ نبی ٔکریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاوتِ قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں اور قرآن کی نصیحتوں سے اِعراض کرتے ہیں ۔

سوال : کافروں کو کیا چیز جہنم میں لے گئی ؟

جواب: ایمان والے آخرت میں باغوں میں ہوں گے اور جب جہنم میں داخل ہونے والے مومن اس سے نکل جائیں گے تو جنتی کافروں سے ان کا حال پوچھیں گے کہ تمہیں کون سی چیزدوزخ میں لے گئی؟وہ انہیں جواب دیتے ہوئے کہیں گے:ہم دنیا میں نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے کیونکہ ہم نماز کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور مسلمانوں کی طرح مسکین پر صدقہ نہیں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچتے تھے اور ان کے بارے میں جھوٹی باتیں بولتے تھے اور ہم انصاف کے اس دن کو جھٹلاتے رہے جس میں اعمال کا حساب ہوگا اور ان کی جزا دی جائے گی ،یہاں تک کہ ہمیں موت آئی اور ہم ان مذموم افعال کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہو گئے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ القیامہ و سورۃ الدھر}

سوال: سورۃ القیامہ کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ پاک نے قیامت کے دن کی قسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۃ قیامہ " کہتے ہیں۔ اس سورت کے مرکزی مضمون میں قیامت قائم ہونے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور قیامت کا انکار کرنے والوں کے شبہات کا جواب دیا گیا ہے

سوال : سورۃ قیامہ کی آیت 7 تا 9 میں قیامت کی کتنی اور کون کون سی علامات بیان کی گئیں ہیں ؟

جواب: قیامت کی تین علامات بیان فرمائی ہیں ۔(1) اس دن کی ہَولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زدہ ہوجائے گی۔(2) چاند کی روشنی زائل ہوجائے گی جس سے وہ تاریک ہو جائے گا۔ (3) سورج اور چاند کو ملادیا جائے گا۔ یہ ملا دینا طلوع ہونے میں ہوگا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہوگا کہ دونوں کی روشنی ختم ہوجائے گی۔

سوال : کفار قیامت کا انکار کیوں کرتے تھے ؟

جواب: عدی بن ربیعہ نے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا:قیامت کب واقع ہوگی اور اس کے اَحوال کیسے ہوں گے؟ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے بتایا تو اس نے کہا: اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں تو بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں، کیا اللہ تعالیٰ بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کردے گا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے ،گلنے ، ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اُڑ کر دور دراز مقامات میں مُنْتَشِر ہوجانے سے ایسی ہوجاتی ہیں کہ ان کو جمع کرنا ہماری قدرت سے باہر ہے ،یہ فاسد خیال اس کے دِل میں کیوں آیا وراس نے یہ کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بارپیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے۔یاد رہے کہ یہاں آیت میں آدمی سے مراد خاص عدی بن ربیعہ ہے یا ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔

سوال : سورۃ قیامہ میں موت کی سختی کو کس طرح بیان کیا گیا ہے ؟

جواب. جب موت کے وقت کسی کی جان گلے کو پہنچ جائے گی اور موت کی سختی اور کَرْب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے ۔

سوال : بروز قیامت مومنین اور کفار و منافقین کے چہرے کیسے ہوں گے ؟

جواب۔جب قیامت قائم ہوگی تو اس دن مومنین کے چہرے ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت و کرم پر مَسرور ہوں گے اور ان سے آنوار پھوٹ رہے ہوں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔قیامت کے دن کافروں اور منافقین کے چہرے ایسے ہوں گے کہ جب وہ اپنی بدبختی کے آثار دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے تو ان کا رنگ سیاہ ہو جائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

سوال: سورۃ الدھر کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: لمبے زمانے کو " دہر " کہتے ہیں، نیز اس سورت کا ایک نام " سورہ انسان " بھی ہے اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت میں مذکور الفاظ سے لئے گئے ہیں۔ اس سورت کے مرکزی مضمون میں "آخرت کے احوال بیان کئے گئے ہیں۔

سوال : مومنوں کیلئے جنت کی نعمتیں ہیں، کفار کیلئے کیا ہے ؟

جواب۔کفار کہ لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ ہمیشہ سخت عذاب میں گرفتار رہیں گے ۔

سوال اہل جنت کو پینے کیلئے کیسا مشروب دیا جائے گا؟

جواب ۔ جنت میں ان نیک بندوں کو پاکیزہ شراب کے ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل یعنی ایسا پانی ملا ہوا ہوگا جو ذائقے میں ادرک کی طرح ہو گا اور اس کے ملنے کی وجہ سے شراب کی لذت اور زیادہ ہوجائے گی اور زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جسے جنتی فرشتے سَلسَبیل کہتے ہیں کیونکہ اس کاپانی رواں اور آسانی سے حلق میں اتر جانے والا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے مُقرّب بندے خالص اسی چشمے سے پئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شرابوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنّتِ عدن سے ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔

سوال : آیت 7 تا 10 میں نیک لوگوں کی کونسی صفات بیان ہوئی ہیں ؟

جواب۔<u>پہلی صفت</u>:اللہ تعالیٰ کے نیک بندے طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتّٰی کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن مَنّت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کر لیا توانہیں بھی ادا کرتے ہیں ۔**<u>دوسری صفت</u>**: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔**<u>تیسری صفت</u>**: اللہ تعالیٰ کے نیک بندے مسکین ،یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔**<u>چوتھی</u>**

صفت : اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ان سے کہتے ہیں کہ ہم تمہیں خاص اس غرض سے کھانا کھلاتے ہیں تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور ہم تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں چاہتے اور اس غرض سے کھانا کھلاتے ہیں کہ بیشک ہمیں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جس میں کافروں کے چہرے نہایت سخت بگڑے ہوئے ہوں گے لہذا ہم اپنے عمل کی جزا یا شکر گزاری تم سے نہیں چاہتے بلکہ ہم نے یہ عمل اس لئے کیا ہے تاکہ ہم اس دن خوف سے امن میں رہیں۔

سوال : کیا جنت میں گرمی اور سردی ہو گی ؟

جواب . جنت میں گرمی اور سردی نہیں ہوگی ۔

سوال : وہ کونسی چیزیں ہیں جو دنیا میں مردوں کیلئے حرام ہیں لیکن جنت میں حلال ہوں گی ؟

جواب.مرد کہ لیے دنیا میں ریشمی لباس پہننا ، چاندی اور سونے کہ لنگھن پہننا ، اور شراب پینا یہ حرام ہیں جبکہ یہ جنت میں مردوں کہ لیے حلال ہونگی۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

{سورۃ المرسلٰت}

سوال: سورۃ المرسلٰت کا تعارف و مرکزی مضمون تحریر فرمائیں ؟

جواب: جنہیں لگاتار بھیجا جائے انہیں عربی میں مرسلات کہتے ہیں جیسے ہوائیں، فرشتے اور گھوڑے وغیرہ۔ اس سورت کی پہلی آیت میں مذکور لفظ " والمرسلت کی مناسبت سے اسے سورہ مرسلات " کہتے ہیں۔اس سورت کے مرکزی مضمون میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور آخرت کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔

سوال: سورۃ المرسلٰت کی فضیلت پر احادیث مبارکہ تحریر فرمائیں ؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (میری والدہ) ام فضل نے مجھے " وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا" پڑھتے سنا تو کہا: اے میرے بیٹے ! تم نے اپنی تلاوت کے ذریعے مجھے یہ سورت یاد کروادی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی آپ نماز مغرب میں پڑھا کرتے تھے ۔

سوال ا: اس سورت میں یہ آیت مبارکہ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ" کتنی بار آئی ہے اور اس کا ترجمہ کیا ہے ؟

جواب.ترجمہ: اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے۔یہ آیت مبارکہ 10 مرتبہ آئی ہے۔

سوال : سورۂ مرسلات کی آیت 08تا10 میں قیامت کی کتنی اور کون کون سی علامات بیان ہوئی ہیں ؟

جواب: قیامت کی تین علامتیں: اس کی ایک علامت یہ ہے کہ اس دن ستاروں کو بے نور کر کے مٹا دیا جائے گا ۔دوسری علامت یہ ہے کہ اس دن آسمان اللہ تعالیٰ کے خوف سے پھٹ جائیں گے اور ان میں سوراخ ہوجائیں گے۔ تیسری علامت یہ ہے کہ اس دن پہاڑ غبار بناکے اُڑا دیئے جائیں گے۔

سوال : زمین ہمارے لیے کس طرح نعمت ہے ؟ سورۂ مرسلات کی روشنی میں بتائیے۔

جواب: اللہ پاک نے فرمایا: زمین کو تمام زندہ اور مُردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پُشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں اور ہم نے زمین میں اونچے اونچے پہاڑ بناد یئے اور ہم نے زمین میں چشمے اور پانی نکلنے کے مقامات پیدا کرکے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا۔

سوال : متقین کو ان کے نیک اعمال کا کیا صلہ دیا جائے گا ؟

جواب .وہ لوگ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے تھے وہ آخرت میں جنّتی درختوں کے سایوں اور جنت میں جاری چشموں میں ہوں گے اور جن پھلوں سے ان کا جی چاہے گا ان سے لذت اٹھائیں گے اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ اپنے ان نیک اعمال کے بدلے میں جو تم نے دنیا میں کئے تھے مزے سے ایسی لذیذ اورخالص چیزیں کھاؤ اورپیو جن میں ذرا سا بھی طبعی طور پر نقصان کا شائبہ نہیں ۔بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں لہذا تم بھی نیکیاں کرو تاکہ ایسی جزا حاصل کر سکو۔

سوال 5: جہنم کا دھواں کیسا ہو گا ؟

جواب.جہنم کا دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اورا س کی ایک شاخ کفّار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہو گی اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے۔

پانی پینے کا طریقہ : پانی بیٹھ کر،اُجالے میں دیکھ کر،سیدھے ہاتھ سے بِسْمِ اللہ پڑھ کر اس طرح پیئیں کہ ہر مرتبہ گلاس منہ سے ہٹاکر سانس لیں ،پہلی اوردوسری بارایک ایک گھونٹ کر کے پی لیجئےاور تیسری سانس میں جتنا چاہیں نوش کیجئے اس طرح پینے سے پیاس بجھ جاتی ہے ،پانی کوچوس کر پیاکیجئے، بڑے بڑے گھونٹ نہ پیجئے، جب پی لیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں ۔نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تین سانس میں پانی پیا کرتے تھے۔اس کی حکمت خود ہی یوں ارشاد فرمائی:اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشگوار بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب! صَلَّي اللہ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مکمل قرآنِ کریم کا دلچسپ نصاب

قرآنِ کریم تمام کتابوں سے افضل اور ہدایت کا نور ہے۔ ہماری نئی نسل کو اس افضل اور ہدایت کی سرچشمہ کتاب سے روشناس کروانے اور اس کی تلاوت کا عادی بنانے کے لئے 7 حصوں پر مشتمل مکمل قرآنِ کریم کا نصاب بنام "تعلیماتِ قرآن" تیار کیا گیا ہے۔ اللہ پاک ہمارے بچوں کو قرآن کی تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا بنائے۔



978-969-722-244-5
01140134

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net